یاسین

ہندو کی نعت

(اور)

منقبت

از جناب چودھری دلّو رام صاحب کوثری

مرتّبہٴ

مصوّر فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی

جولائی ۱۹۲۴ء میں

حلقہ مشائخ بک ڈپو دہلی نے شایع کیا

مطبع محبوب المطابع دہلی ۱۳۴۳

قیمت

ہوالکل

یامعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرمایۂ فخر و افتخار، قبلۂ دین و دنیا حضرت خواجہ صاحب مدظلہ العالی

بعد از آداب نیاز مندانہ عرض آنکہ۔ نامۂ عالی موصول ہو کر باعث عزت و مسرت ہوا یاد فرمائی کا شکریہ۔ اگرچہ متعدد صاحبان نے مجھ ہیچمداں کے ٹوٹے پھوٹے کلام کو جو فی الحقیقت کلام کہلانیکا مستحق نہیں ہے، شائع کرنے کی خواہش کی، مگر میں اُنکے احکام کی تعمیل نہ کر سکا، لیکن جناب کا تین چار سطور کا جو کارڈ پہنچا اُسکے سیدھے سادے مگر جادو بھرے جملے دل پر اثر کر گئے، اور نیز درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہی رح کا پتہ پڑھکر اور بھی زیادہ اثر ہوا۔ میرا یہ فخر ہے کہ آپ میرا کلام جو آپ کے پاس جمع ہے شائع فرمائیں۔ میرے مختصر حالاتِ زندگی یہ ہیں:۔

خاکسار دلورام کوثری

کوثری صاحب کے خود نوشت حالات

نام دلّو رام۔ تخلص کوثری۔ مولد قصبہ نانڈری ضلع حصار۔ قوم بشنوئی۔ پیشہ زراعت۔ تاریخ ولادت۔ پورنماشی شدی پوہ سمت ۱۹۳۹ بکرمی بوقت شام۔ ساعت طلوع بدر۔ شب سہ شنبہ۔

قوم بشنوئی:۔ بشنوئی ہندوؤں کا ایک ایسا ہی فرقہ یا گروہ ہے جیسے راجپوت سکھ، جاٹ وغیرہ۔ ہندوستان میں اس کی آبادی پانچ لاکھ ہے۔ یہ سب لوگ زمیندار

زراعت پیشہ ہیں۔

میرے آباؤ اجداد کا سلسلہ حسب ونسب چوہان خاندان کے راجپوتوں سے ملتا ہے، چوہان خاندان کے راجپوتوں سے جاٹوں میں تبدیل ہوئے اور پھر جاٹوں سے بشنوئی قوم میں شامل ہوئے۔ مذہب بھی بشنوئی ہے، اور قوم بھی بشنوئی، میرے باپ کا نام "بھورا رام" ہے، اور گوٹ ٹانڈی ہے۔ بشنوئی قوم میں وہ ایک مشہور معزز مہمان نواز آدمی تھے۔

تعلیم بشنوئیوں کو تعلیم کا شوق مطلق نہیں، میں پہلا بشنوئی ہوں جسنے سب سے پہلے اپنی قوم میں تعلیم پائی، انٹرنس میں انگریزی پڑھتا تھا کہ شوق شاعری نے بغل میں ایسی گدگدی کی کہ اسکول چھوڑ دیا۔ مگر والد صاحب مرحوم نے کوشش کر کے لاہور میں ایک ڈاکٹری کالج میں داخل کر دایا مگر وہاں لفظ مسیحا کے سوا کچھ نہ سیکھا اور کالج کو چھوڑ کر غزل گوئی میں مصروف ہوا۔ اور مشاعروں میں جانے لگا، ایک دن ایک غزل جسکا یہ مطلع تھا:-

پہلے نہ سوجھتی تھیں، یہ چالیں صبا تجھے
کوئے صنم کی لگ گئی شاید ہوا تجھے

پڑھی، مطلع کی تعریفیں ہوئیں، مگر بعد ازاں ایک شعر پر جو ناموزوں تھا ایک صاحب نے کہا کہ یہ شعر بحر اور وزن سے خارج ہو گیا، اسپر لاہور ہی میں ایک عالم فاضل سے عروض پڑھنا شروع کیا، دو سال تک یہ سلسلہ جاری رہا، مگر طبیعت سیر نہ ہوئی، بالآخر شہر سامانہ ریاست پٹیالہ پہنچا۔ وہاں ایک عالم اعلم حضرت مولانا سید عنایت علی صاحب مجتہد العصر والزمان مرحوم کی خدمت میں دس بارہ

برس حاضر رہکر متعدد فارسی اور علم عروض و فن شعر کی کتابیں پڑھیں، اور اُنتیس سال کی عمر میں بعد تحصیل فن شعر و ادب واپس وطن آیا۔ پہلے غزل لکھتا رہا، گر بعد ازاں جب زمانہ کا رنگ دیکھا تو طرزِ شاعری کو بدلا۔ اور اسلامی روایات پر بشیار نظمیں لکھیں، خصوصاً اہلبیتِ اطہار کی مدح و ثنا میں اب تک مصروف رہا اور ہوں، اگرچہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مدح و ثنا میں دفتر کے دفتر لکھ ڈالے مگر صحابہ کی تعریف میں بھی متعدد نظمیں لکھی ہیں۔ بلکہ ہندو۔ سکھ۔ مرہٹوں آریاؤں وغیرہ کے متعلق بھی چند منظوم کتابیں لکھی ہیں، اور سرکارِ انگریزی کی بھی مدح سرائی کی ہے۔

حیدر آباد دکن۔ بھوپال۔ رام پور۔ بہاول پور۔ پٹیالہ کے درباروں میں نظمیں پڑھیں۔ پچھلی چار ریاستوں میں مہمان ہوا، ان کے والیانِ ذیشان سے نیاز حاصل ہوا، انعام و صلہ و خلعت بھی عنایت ہوئے۔

رام پور میں چھ سات مرتبہ مہمانِ ریاست ہوا۔ اور دربار میں نواب صاحب رامپور نے بزبانِ خود باآواز بلند داد دی۔ بھوپال میں دو مرتبہ مہمانِ ریاست ہوا۔ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ نے پسِ پردہ بیٹھکر نعتیہ کلام سماعت فرمایا سب سے زیادہ قدر دانی بھوپال میں ہوئی، اور سب سے کم پٹیالہ و بہاول پور میں۔

حیدر آباد دکن میں مہاراجہ بہادر سرکشن پرشاد صاحب یمین السلطنۃ سے خوب نیاز حاصل ہوا، اور خوب انعام پایا، اور بہت دادِ سخن ملی۔ حتےٰ کہ مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح نے اپنے قلم مبارک اور دستِ شریف

سے یہ شعر ایک دن خوش ہو کر لکھ کر دیا:۔

ہے سخن گوئی میں فردِ منتخب
کوثری بھی انوری سے کم نہیں

حیدرآباد دکن میں ایک کالج کا علمی جلسہ تھا، جسمیں بڑے بڑے علماء فضلاء، شعراء شامل تھے، میں نے ایک قصیدہ عرفی کے قصیدے پر مگر بزبانِ اُردو کہکر اس جلسہ میں پڑھا، جسکا مطلع یہ ہے:۔

کیونکر نہ آسمان سے اونچی ہو شانِ علم
حیدرؑ پھریرا، اور نبیؐ ہے نشانِ علم

دوسرا شعر:۔

میداں میں ذوالفقار دو دم اور علیؑ کا ہاتھ
منبر پہ مصطفٰےؐ کی زباں اور بیانِ علم

خوب داد ملی، اور جلسہ کی کارروائی بندہ کے ہاتھ رہی، حضور نظامِ دکن میں کلام پہنچا، مگر میں نہ پہنچا۔ کیونکہ میں وہاں سے جلدی چلا آیا۔ ایک مرتبہ یہ قصیدہ علم رامپور کے جلسہ کالج میں پڑھکر میں نے دادِ سخن لی تھی۔

سرکار انگریزی کی مدح سرائی کے صلہ میں خلعت شاہی، کرسی نشین۔ڈسٹرکٹ درباری۔ اسیسر۔ آنریری رکروٹنگ آفیسر کے اعزاز اور متعدد سندات زریں ملیں، نیز پچاس روپے سالانہ کی جاگیر تاحینِ حیات عطا ہوئی "تھینکیو" بھی ملا

کوثری کیا لاٹ صاحب سے نشانی مانگیے
یاد رکھنے کے لیئے کافی ہے اُن کا تھینکیو

میرے تمام کلام کے اشعار کی تعداد پچاس ہزار ہوگی، جن میں سے تھوڑے

سے شعر وقتاً فوقتاً اخبارات۔ رسالہ جات میں شایع ہوئے ہیں میرے
کلام کو شایع کرنے کے لیے بہت سے نادیدہ مشتاقوں نے لکھا، مگر میرا اِرادہ
ہے کہ اپنے تمام کلام کو کتابی صورت میں خود ہی شایع کروں اور اِس توشۂ
آخرت سے کچھ دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاؤں، بعض تذکرہ نویسوں نے میرے
حالات بھی اشاعت کے لیے مانگے، مگر بوجہ کاہلی لکھ نہ سکا اور اُنسے شرمندہ رہا۔
اہل اخبارات نے ازراہ قدردانی و حُسنِ ظن مجھ ہیچمداں کے نام کے ساتھ
"فردوسیِ ہند" اور "قادر الکلام" کے معزز خطاب بھی رقم فرمائے +

میں نے ہر قوم و ملت کی نظم لکھی ہے، اور ہر ایک قسم کی نظم کہی ہے
میری تصانیف بہت ہیں اور سب کی سب مفید و مؤثر ہیں۔ مضامین
تمام نئے ہیں، میں نے عہد کیا ہے کہ کوئی پامال شدہ مضمون نہ باندھونگا
اور ارباب سخن جس شعر کو نیا نہ تسلیم کرینگے اُس کو نکال دونگا۔

میں نے ہفت بند کاشی کو بزبان فارسی تضمین کیا ہے، اور حضرت حافظ
شیرازی کی بعض غزلیات بھی فارسی میں تضمین کی ہیں۔ فارسی اشعار میں نے
شروع شاعری میں کہے تھے، اب صرف اُردو شعر کہتا ہوں۔

ایک دیوان غیر منقوطہ ردیف وار محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مدح میں لکھا ہے
جس میں اپنا نام دلورام بجائے تخلص لایا ہوں، جو قدرتی غیر منقوطہ ہے چونکہ
قدرت کو منظور تھا کہ میں ایک شاعر ہوں گا اور بے نقط شعر بھی کہا کرونگا
اس لیئے میرے والدین کی زبان سے میرا نام غیر منقوطہ رکھوا دیا۔

میں نے علماء سے فن شعر، علم عروض، اُردو۔ فارسی لٹریچر برسوں تک

پڑھا ہے، مگر شاعری میں کسی شاعر کو اپنا اُستاد نہیں بنایا۔ کیونکہ ایک عالم ذی علم نے مجھے ہدایت فرمائی کہ کسی شاعر کو اُستاد نہ بناؤ، تم قدرتی ایک بہت بڑے شاعر ہوگے، اس لیئے کسی شاعر سے اصلاح نہ لی۔ حالانکہ میری ابتدائی شاعری کے زمانہ میں حالی۔ داغ۔ امیر جیسے اساتذہ باکمال موجود تھے، اخبارات میں نظمیں دیکھ دیکھکر نادیدہ قدر دانوں نے میرے پاس تقریباً پانچ ہزار خطوط برائے خریداری کلام دس سال کے عرصہ میں روانہ فرمائے جو میرے پاس جمع ہیں۔ میری عمر اسوقت ۴۱ سال کی ہے، اور تمام ہندوستان میرے نام سے واقف ہے بلکہ دیگر ممالک تک بھی میری نظمیں پہنچی ہیں، اور وہاں سے بھی خطوطِ دادو تحسین حاصل ہوئے ہیں۔

مجھے خدا نے عیوب دُنیا سے محفوظ رکھا ہے۔ میں گوشہ نشین رہنا پسند کرتا ہوں، خواب مجھے بہت نظر آتے ہیں، اور وہ سب سچے خواب ہوتے ہیں

شروع شاعری میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں سخت تشنہ لب ہوں، اپنی والدہ صاحبہ سے میں نے پانی مانگا، اُنہوں نے پانی بتایا مگر وہ پانی سُرخ رنگ کا تھا، میں نے نہیں پیا، اور اپنی والدہ صاحبہ سے عرض کی کہ میں دعا کرتا ہوں، ابھی بارش ہوگی، چنانچہ بارش شروع ہوئی اور بڑے بڑے قطرے سفید رنگ کے آسمان سے گرے، اور میں نے دونوں ہاتھوں سے اوپر کا اوپر پانی لیکر خوب پیا اور سیر ہوگیا۔ ایک عالم نے اسکی تعبیر بتائی کہ تم خوب تحصیل علم کروگے اور رحمت الہٰی تم پر نازل ہوگی۔

پھر میں نے خواب دیکھا کہ بشنوئی مذہب کے بانی مبانی جو ایک صوفی

درویش اور سادھو تھے اور جنکا نام "جاماجی" تھا، موجود ہیں، اور چاند آسمان سے نیچے آیا ہے، اور میں اُسپر اپنا نام لکھ رہا ہوں، میں نے جاماجی سے کہا کہ دلّو رام کوثری لکھوں یا صرف دلّو رام؟ اُنہوں نے فرمایا کہ مع تخلص کے نام لکھو۔ میں نے لکھ دیا۔ پھر چاند آسمان پر گیا، اور اُس میں میرا نام رقم شدہ چمکتا تھا، اور لوگ دیکھتے تھے، اس کی تعبیر ایک عالم نے یہ بتائی کہ تمہارا نام تمام جہان میں روشن ہوگا، اور کسی طرح کا سکّہ بھی چلے گا +

کوثری تخلّص میں نے خود دہلی میں برف کی سرائے کے سامنے ٹہلتے ہوئے سوچا تھا۔ یہ تخلّص نیا ہے۔ فردوسی کا ہمسایہ ہوں، فردوس اور کوثر آس پاس ہیں، مگر فردوسی کے بعد کوثری تخلص کسی کو بھی نہ سوجھا +

قصّہ کوتہ تمام قصّہ رہ گیا
کوثری کا نِصف حصّہ رہ گیا

حالات بہت ہیں، مگر یہی کافی ہیں +

دلّو رام کوثری

یکم جون سنہ ۱۹۲۲ء

ہر مسلمان کی خدمت میں عرض ہے

کہ جناب چودھری دلّو رام صاحب کوثری کا کلام اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اسکی چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کرے، ایک ہزار کاپیاں میں خود بھی مفت دونگا۔ چنانچہ میں نے اعلان کر دیا ہے اور غیر مسلم اور مسلم بھائیوں کی بکثرت درخواستیں اسکی طلب میں آ رہی ہیں۔

اسکی قیمت بہت کم یعنی صرف چار آنے رکھی گئی ہے، لیکن جو لوگ مفت تقسیم کرنے کو ۲۵ سے زیادہ جلدیں خریدینگے اُن سے تین آنے فی کتاب قیمت لی جائیگی۔ ۲۵ سے کم کی خریداری میں رعایت نہ ہوگی۔

جن مسلمانوں کی نظر سے یہ کتاب گزرے، اُن پر فرض ہے کہ تھوڑی بہت کتابیں مفت تقسیم کرنے کو خریدیں۔

کوثری صاحب کے کلام کا یہ پہلا حصہ ہے بعد کے حصے بھی بہت جلد حاصل کر کے شائع کیے جائینگے، خریداروں کو اپنی درخواستیں درج رجسٹر کرا دینی چاہئیں۔ پتہ:-

"حلقۂ مشائخ بکڈپو دہلی"

ضروری ہدایت جہاں جہاں آریہ سماجی بھائیوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں نگاڑ پیدا کر دیا ہو وہاں اس کتاب کو تقسیم کرنا بہت ہی ضروری ہے اور اس سے بڑا ثواب ہوگا۔

راقم **حسن نظامی**

یوم عید الاضحیٰ ۱۳۴۲ھ

۷۸۶ هو الکل یا معین

ہندو کی نعت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب چودھری **دلورام** صاحب **کوثری** ساکن نانڈری ضلع حصار پنجاب۔ کا نعتیہ کلام رسالہ صوفی اور اکثر رسائل واخبارات میں چھپا کرتا ہے۔ صحابہ کرام کی شان میں بھی انہوں نے بہت سے منظوم مناقب لکھے ہیں۔ وہ بہت بے تعصب ہندو ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی محبت ہے۔

آجکل کے زمانہ میں جبکہ آریہ سماج نے ہندو مسلمانوں کے آپس میں جدائی اور عناد کی آگ بھڑکا دی ہے میں رسالہ صوفی سے اس نعتیہ کلام کو چھانٹ کر شائع کرتا ہوں اسکے بعد چودھری دلورام صاحب کوثری کا بقیہ کلام بھی دوسرے رسالہ میں شائع کر دیا جائے گا۔

مسلمان قوم چودھری دلورام صاحب کوثری کے مخلصانہ کلام کی جسقدر عزت کرے کم ہے اور میں مسلم قوم کی دلی شکرگزاری ہی ظاہر کرنے کے لئے چودھری صاحب کا یہ کلام شائع کرتا ہوں۔ راقم **حسن نظامی** درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی دہلی۔ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ جون ۱۹۲۴ء

توہی توہے

گلستاں اور بیاباں میں توہی توہے توہی توہے
دلِ رنجور و شاداں میں توہی توہے توہی توہے

کبھی اُلجھا دیا خود کو کبھی سُلجھا لیا خود کو
کسیکی زلف پیچاں میں توہی توہے توہی توہے

کہیں ہے آنکھ عاشق کی کہیں دیدار جاناں ہے
بہارِ حُسن تاباں میں توہی توہے توہی توہے

کبھی زمزم میں جا ڈوبا کبھی گنگا میں آنکلا
کہ ہندو اور مسلماں میں توہی توہے توہی توہے

کہیں تو پیرِ مکتب ہے کہیں ہے طفل ابجد خواں
کتابوں میں و بستاں میں توہی توہے توہی توہے

کہیں ٹیچر کی گھر کی ہے کہیں شاگرد کی خدمت
مُعلّم اور طفلاں میں توہی توہے توہی توہے

مسدس میں مخمّس میں رباعی میں تغزل میں
غرض ہر ایک دیواں میں توہی توہے توہی توہے

جو ڈھونڈا **کوثری** نے تجھکو پایا ہر جگہ یارب
عیاں میں اور پنہاں میں توہی توہے توہی توہے

عشقِ محمدؐ

تھا مجھے عشقِ محمدؐ جبکہ یہ عالم تھا
بس خدا ہی تھا خدا حوّا نہ تھی آدم نہ تھا

چاند سورج آسماں تارے زمیں دریا نہ تھے
گُل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرۂ شبنم نہ تھا

انقلابِ دہر کا قانون تھا حرفِ فنا
تھی خوشی معدوم بالکل اور پیدا غم نہ تھا

دفترِ پیدائش و اموات قطعی بند تھا
محفلِ شادی نہ تھی اور خانۂ ماتم نہ تھا

برہم و درہم مرقع تھا جہانِ ہیچ کا
بادشاہ کوئی نہ تھا اور سکۂ درہم نہ تھا

آب و آتش صنعتِ تحلیل میں محلول تھے
خاک میں یہ خاکساری اور ہوا میں دم نہ تھا

عاشق و معشوق کا رازِ محبت تھا نہاں
مونس و ہمدم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا

کوثریؔ اُس وقت بھی تھا مجھکو عشقِ مصطفٰے
آجکل جیسا ہے عشق ایسا ہی تھا کچھ کم نہ تھا

ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمدؐ

مدینے میں مجھکو بلا یا محمدؐ
ذرا اپنا کوچہ دکھا یا محمدؐ

نہ فرقت میں مجھکو رُلا یا محمدؐ
نہ عاشق کو اپنے ستا یا محمدؐ

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
کہوں اور کیا ماجرا یا محمدؐ

نہ کھولوں گا برقِ تجلّی سے آنکھیں
تصوّر ہے تیرا سدا یا محمدؐ

خدا تیرا عاشق۔ تو عاشق خدا کا
میں تم دونوں پر ہوں فدا یا محمدؐ

خدا کی خدائی میں تجھسا نہیں ہے
تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمدؐ

نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھکو پروا
ترے در کا ہوں میں گدا یا محمدؐ

نہ رندوں سے صحبت نہ زاہد سے رغبت
مرا حال کیا یہ ہوا یا محمدؐ

میں تیرا بنا ہوں مرا تو بھی بن جا
مرا کون ہے دوسرا یا محمدؐ

تمہاری بدولت خدا مجھکو بخشے
ہو مقبول میری دعا یا محمدؐ

ترا کوثری رہتا ہے ہندوؤں میں
ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمدؐ

:(✣):

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ

کُتب خانے کئے منسوخ سارے
کتابِ حق ہے قرآنِ محمدؐ

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے
بڑی ہے قیمتی جانِ محمدؐ

شریعت اور طریقت اور حقیقت
یہ تینوں ہیں کنیزانِ محمدؐ

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامانِ غلامانِ محمدؐ

نبیؐ کا نطق ہے نطقِ الٰہی
کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ

خدا کا نور ہے نورِ پیمبرؐ
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ

علیؓ ان میں وصی مصطفٰےؐ ہے
علیؓ ہے رنگِ بستانِ محمدؐ

علیؓ کا نفس ہے نفسِ پیمبرؐ
علیؓ کی جان ہے جانِ محمدؐ

علیؓ و فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ
بسا ان سے ہے گلستانِ محمدؐ

بتاؤں کوثریؔ کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

جپا کرتے ہیں ہم محمدؐ محمدؐ

شہنشاہِ اعظم محمدؐ محمدؐ
رسولِ دو عالم محمدؐ محمدؐ

زباں کا یہی ہے اشارہ لبوں کو
کہیں ملکے باہم محمدؐ محمدؐ

بہنگامِ معراج چرچا یہی تھا
فلک پر تھا پیہم محمدؐ محمدؐ

وہ ہے ابنِ آدم وہ ہے فخرِ آدم
مکرّم معظم محمدؐ محمدؐ

یہ دعویٰ سے کہتا ہوں سب کو سُنا کر
خدا کا ہے محرم محمدؐ محمدؐ

اگرچہ نبیؐ آخری ہے وہ لیکن
ہے سب سے مقدّم محمدؐ محمدؐ

رہائی ہو غم سے اگر کوئی بندہ
پکارے دمِ غم محمدؐ محمدؐ

ہے لازم کہ ہر ایک مسلم کہے یوں
نبیؐ ہے مسلّم محمدؐ محمدؐ

صلہ ہو یہی نعت گوئی کا میری
خدا خوش ہو خرّم محمدؐ محمدؐ

الٰہی مرے مُنہ میں جب تک زباں ہو
زباں پر ہو ہر دم محمدؐ محمدؐ

وظیفہ یہی کوثری جی ہے اپنا
جپا کرتے ہیں ہم محمدؐ محمدؐ

خدا جب ہے محمدؐ کا

کرے ہندو بیاں اس طرز سے تو وصفِ احمدؐ کا
مسلماں مان جائیں لوہا سب تیغِ مہندؐ کا

جُدا کیا لامِ دتّو رام ہے میمِ محمدؐ سے
تعلق سو طرح کا ہے مشدّد سے مشدّد کا

محمدؐ اور دتّو رام میں نقطہ نہیں کوئی
کہ ہے مدّاح اور ممدوح میں یہ ربط کس حد کا

کبھی گنگا میں آڈوبا کبھی کوثر پہ جا نکلا
پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویشِ مجرّد کا

یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رستہ
مدینے کا نجف کا کربلا کا اور مشہد کا

محمدؐ کی شفاعت پر یقیں تھا نعت گویوں کو
کسی نے قافیہ باندھا نہیں اب تک جو شاہدؔ کا

لکھوں کیا کوثری میں کونسا قصّہ ہے اب باقی
محمدؐ جب خدا کا ہے خدا جب ہے محمدؐ کا

——(✦)——

اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ

اللہ غنی رونقِ بازارِ محمدؐ
معبودِ جہاں بھی ہے خریدارِ محمدؐ

آیا ہے حدیثوں میں نبیؐ نورِ خدا ہیں
اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ

پھر کس لئے یارب میں ہوں داروئے صحت
اچھا ہے مسیحا سے بھی بیمارِ محمدؐ

کیا مجھکو ضرورت ہے کہ قرآن پڑھوں میں
ہے یاد مجھے مصحفِ رخسارِ محمدؐ

میں کون ہوں کیا شے ہوں میری گنتی وہاں کیا
جبریلؑ سے ہیں خادمِ سرکارِ محمدؐ

ہے جنسِ معاصی کا صلہ نقدِ شفاعت
زاہد سے رہا اچھا گنہگارِ محمدؐ

خالی کسی صورت میں بھی وہ جا نہیں سکتا
بخشش کا جو امت ہے ہے اقرارِ محمدؐ

سادات زمانے میں جہاں جاؤ وہاں ہیں
کیا باغِ جہاں میں بسا گلزارِ محمدؐ

سنتا ہوں کہ کہتے ہیں یہی دیکھنے والے
اللہ کا دربار ہے دربارِ محمدؐ

کچھ عشقِ پیمبرؐ میں نہیں شرط مسلماں
ہے کوثریؔ ہندو بھی طلبگارِ محمدؐ

:۰(✢)۰:

محبوبِ الٰہی سے ہے یارانہ ہمارا

ہم مرد ہیں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
محبوبِ الٰہی سے ہے یارانہ ہمارا

کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصہ
یہ باغ ہمارا ہے وہ میخانہ ہمارا

محشر میں بچالیں گے نبیؐ مجھکو یہ کہکر
چھیڑو نہ اِسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

کیا اے فلکِ پیر ترا خوف کریں ہم
باہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا

کیوں ساقیِ گردوں تو مری کرتا ہے دعوت
تجھ سے نہ بھرا جائے گا پیمانہ ہمارا

آقا ہے نبیؐ اور علیؓ اپنا ہے مولا
ملتا ہوا سلمانؓ سے ہے افسانہ ہمارا

کُندن ہے وہی کوثری جو خاک میں دمکے
اِس واسطے ہے بھیس فقیرانہ ہمارا

ہندو سہی - مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفیٰ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام

کیا نام ہے تو کون ہے مذہب ہے تیرا کیا
میں نے کہا کہ جائے تعجب نہیں ذرا

ہندو سہی مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفےٰ
ہے نام دلو رام ۔ تخلص ہے کوثری

اس پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا
کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو تنا ہو نہ پا سکا

حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک نہ جا سکا
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا

اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا
اب کیا کہوں بتا دیا جو کچھ بتا سکا

گنگا سے جو پھسلا لبِ کوثر پہنچا

رباعی

کیا پہنچا مسیحا جو فلک پر پہنچا
مقصود کو اپنے نہ سکندر پہنچا
اللہ غنی کوثری ایسا چالاک
گنگا سے جو پھسلا لبِ کوثر پہنچا

شفاعت

جس دم دبایا مجھکو گناہوں کے بار نے
میں شافعِ گنہ کو لگا پھر پکارنے
حضرت نے آکے مجھکو سبکدوش کر دیا
رحمت بڑی کی شافعِ روز شمار نے
دیکھا بنا کے جبکہ محمدؐ کا حُسن و نور
محبوب اپنا کر لیا پروردگار نے
منکر نکیر کرنے لگے عُذر و معذرت
(ق) کس کا لیا ہے نام یہ صاحب مزار نے
ہاں ہاں نکل گیا مرے منہ سے علیؑ کا نام
مشکل کی میری حل شہِ دلدل سوار نے
دُنیا میں بے شمار خطابات آج تک
(ق) شاہوں کے پائے بعض صغار و کبار نے
لیکن خطاب مجھکو ملا سب سے خوب تر
حسرت بڑی کی جس کی ہر اک شہریار نے
رندِ خراب ساقیٔ کوثر مجھے کہو
بخشا ہے یہ خطاب شہِ ذوالفقار نے

ہے نام دلّو رام تخلص ہے کوثری
دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

ہندو کی بخشش

حشر میں دی فرشتوں نے داور کو یہ خبر
ہندو ہے ایک احمدِ مرسل کا مدح گر
ہے بت پرست اگرچہ وہ - لیکن ہے نعت گو
احمد کی نعت لکھتا ہی دنیا میں بیشتر
ہے نام دِلّو رام تخلّص ہے کوثری
لیجائیں اُس کو خلد میں یا جانبِ سقر
سنتے ہی یہ ملائکہ سے اک انوکھی بات
فرمایا ذوالجلال نے جنّت ہے اُس کا گھر

اللہ اکبر احمدِ مرسل کا یہ لحاظ
کی حق نے لُطف کی سگِ دُنیا پہ بھی نظر

—:*:—

ہے پائے محمدؐ سرِ دلّو رام

نئی نعت لکھوں نیا سال ہے
کہ نوروز سے جی بھی خوشحال ہے

خدا ہے محمدؐ ہے اور آلؑ ہے
سوا اِن کے جو کچھ ہے جنجال ہے

سمندِ قلم کی دمِ وصفِ شاہ
نئی ہے روش اور نئی چال ہے

ہے نعتِ نبیؐ ذکرِ پروردگار
کہ یہ تو عملِ حُسنِ اعمال ہے

نمازوں میں شہؐ کا تصوّر رہے
کہ یہ حال ہے اور وہ قال ہے

رسائی ہے جسکی درِ شاہ پر
وہی صاحبِ جاہ و اقبال ہے

پیمبرؐ کی اُنگلی کا ہے وہ نشان
رُخِ مہ پہ سمجھا جسے خال ہے

ڈروں تیغِ آفت کے کیوں وار سے
کہ نامِ محمدؐ مری ڈھال ہے

غمِ دین و دُنیا مجھے کچھ نہیں
ثنا خوانِ شہؐ فارغ البال ہے

نہیں کچھ مرے دل میں جُز شوقِ نعت
کہ ہر حسرت و حرص پامال ہے

میں عُسرت میں لکھتا ہوں نعتِ نبیؐ
خدائے جہاں کا یہ افضال ہے

ورق چند ہیں نعت کے میرے پاس
یہی اپنی پونجی یہی مال ہے

ہے پائے[1] محمدؐ سرِ دِلّو رام
یہ نسبت مرے اوج پر دال[2] ہے

مدینے کے آنے لگے خواب روز
میاں کوثری نیک یہ فال ہے

[1] محمدؐ میں حرف دال آخر ہے اور دِلّو رام میں اول ہے۔

[2] دال ۔ دلالت کنندہ۔

مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا

ے نعت نے شادمانی میں رکھا	کہ معروف شیریں زبانی میں رکھا
ں لکھتا رہا نعت اور حق نے شب بھر	قمر کو مری پاسبانی میں رکھا
ں اختیار اب ہے کی نعت گوئی	یہی شغل ہم نے جوانی میں رکھا
مصطفےٰ کی ملے گر گدائی	تو پھر کیا ہے صاحبقرانی میں رکھا
ر کو بے سایہ حق نے بنایا	یہ پہلا نشاں نقش ثانی میں رکھا
ذرہ اُڑا شہ کی گردِ قدم کا	زمانے نے تاجِ کیانی میں رکھا

:+:

کر آفتابِ فلک اِتنا عزہ	کہ تجھکو بھی ہے دار فانی میں رکھا
طا ہر تو جلتا ہے پر حیف تیرا	نہیں حصّہ سوزِ نہانی میں رکھا
ر حضرتِ مصطفےٰ مجھکو بخشا	تجھے منزلِ آسمانی میں رکھا
تے ہے دربدر گردشِ آسماں سے	مجھے حلقۂ مہربانی میں رکھا

:+:

کر شور اے بلبلِ گل فسانہ	ہے کیا تیری اس لن ترانی میں رکھا
یں ہوں نعت گو میرا رُتبہ بڑا ہے	نہیں کچھ تری ہمزبانی میں رکھا

خدا نے کئے جبکہ تقسیم رتبے
تو یوں سب کو پھر قدردانی میں رکھا

کہ آدم کو فخرِ ملائک بنا کر
انہیں جنتِ جاودانی میں رکھا

بڑی عمر نوحؑ نبی کو عطا کی
سلامت جو طوفاں سے پانی میں رکھا

خضرؑ کو دیا چشمۂ آبِ حیواں
براہیم کو باغبانی میں رکھا

دیا حُسن بے مثل یوسفؑ کو اُس نے
سلیماں کو حکمرانی میں رکھا

دمِ زندگی بخش عیسیٰؑ کو بخشا
تو موسیٰؑ کو خوش لن ترانی میں رکھا

غرض سب سے اوّل خدا نے بالآخر
محمدؐ کو یارانِ جانی میں رکھا

مرے مُنہ سے منظور تھی نعتِ احمدؐ
مجھے فردِ رطب اللسانی میں رکھا

ذرا نقشۂ نعت کا کر نظارہ
ہی کیا نقش بہزاد و مانی میں رکھا

بہارِ ریاضِ ثنائے نبیؐ نے
دہن کو مرے گل فشانی میں رکھا

نبیؐ کے ہوئے نعت گو دو برابر
کہ دونوں کو ایک مدح خوانی میں رکھا

ہے حسّاں پہلا تو میں دوسرا ہوں
نہیں فرق اوّل میں ثانی میں رکھا

خدا نے اسے سونپی محفل عرب کی
مجھے بزمِ ہندوستانی میں رکھا

اسے سیر دکھلائی دشتِ بیاں کی
مجھے غرقِ بحرِ معانی میں رکھا

عرب میں وہ صحرائے قدرت سے پہنچا
اسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا

میں پنجاب سے آیا کوثرؔ یہ یارد	مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا

لکھیں کوثری عمر بھر ہم نے نعتیں
نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکھا

غل ہوا ہند و بھی محبوب خدا کیساتھ ہی

کوثری تنہا نہیں ہی مصطفےٰ کیساتھ ہی	جو نبی کیساتھ ہے وہ کبریا کیساتھ ہی
کس لیئے پھر در پے آزار ہیں اشرار قوم	اُسکا کیا کرلیں گے جو خیر الورا کیساتھ ہی
کچھ نہیں حسرت ید بیضا کی مجھ کو اے کلیم	ہاتھ اپنا دامنِ آلِ عبا کیساتھ ہی
انکشافِ مدعا میمِ احد میں کیا کروں[1]	میم احمد ہی کہ جو میری دعا کیساتھ ہی
رحمتہ للعالمیں کی حشر میں معنی کھلے	خلق ساری شافعِ روزِ جزا کیساتھ ہی

لیکے واتورام کو حضرتؐ گئے جنت میں جب
غل ہوا ہند و بھی محبوب خدا کیساتھ ہی

[1] دعا میں میم ملانے سے مدعا بنجاتا ہے۔ میرا مدعا یہی ہی کہ میم احمد میری دعا کیساتھ ہی۔ کوثری

فاتح بیت المقدس تیرا ہی بیشک لقب

یا عمر فاروق اعظم تیرا واجب ہے ادب — شامل یاران احمد تو بھی ہے ای حق طلب

بیگماں سالار عادل خاص تیرا ہے خطاب — فاتح بیت المقدس تیرا ہی بیشک لقب

روم اور ایران سے تو نے لیا باج اور خراج — ہے بجا تجھکو کہیں گر سلیمان عرب

زور بازو تیرا بتلاتے ہیں کوفہ اور دمشق — تیری ہمت کی گواہی دیتے ہیں شام و حلب

رونق اسلام تیرے عہد میں ایسی ہوئی — اہل عالم کی نگاہوں سے گرے ادیان سب

ملت بیضا کو تو نے آشکارا کر دیا — تو نے پھیلایا نبیؐ کا دین اور علم و ادب

مرشد کامل نبیؐ ہے تو مرید باصفا — کیوں نہو پھر ذات تیری عزت دین کا سبب

تو بھی ہے سردار اک منجملہ قوم قریش — خاندان مصطفیٰ سے تیرا ملتا ہے نسب

پڑھ کے کلمہ تو بنا اسوقت احمد کا رفیق — فرض ادا مسلم کیا کرتے تھے سب چھپ چھپکے جب

تیرے ایماں سے ہوئی وہ تقویت اسلام کو — ہر طرف دینے لگے مسلم اذانیں روز و شب

رحم تیرا ہے برائے دوست لطف کردگار — قہر ہے قہار کا بہر عدو تیرا غضب

سالہا خورشید نے ڈھونڈا زمانہ میں مگر — اہل عالم میں ملا تجھسا مدبر اور کب

تیری شان مملکت کا ہو نہیں سکتا بیاں — تیری طرح عدل کی توصیف میں ہیں بند لب

انوری لکھ لکھ کے شاہونکے قصیدے خوش ہا — کوثری کو ہے تری مدح سرائی میں طرب

یاد کرتا ہے تری رفتار کو یوروشلم

یا عمر فاروقِ اعظمؓ اے امیرِ باکرم
دشمنانِ دینِ سرور تجھ سے عاجز آ گئے
مفتخر تجھ سے رہا تختِ خلافت دہر میں
وادیِ بیت المقدس ہے تری تفریح گاہ
تاجِ کسریٰ کو ترے قدموں نے کیا کیا نا نہیں
نشے دشمن بتکدہ تیرے شورِ ہیبت سے خراب
پست تو نے کر دیا اوجِ عظیمِ روم کو
جو کیا تو نے کیا اسلام کی خاطر غرض
حدِ شرعِ پاک جاری تو نے کی فرزند پر
زیب دیتا ہے تجھے سالارِ عادل کا لقب
تیرا دہ چھپ چھپ کے پھرنا شب کو بہرِ عدل دادِ
تیری رائیں عکسِ وحیِ کبریا ہوتی رہیں
گو ترے قبضہ میں بیت المال کا کل مال تھا
صدق دل سے گو تری تیرا ثنا خواں ہے مدام

تیری ہیبت سے کیا سرکشوں نے ڈر کے خم
شرک کی ہستی کو تو نے کر دیا بالکل عدم
تو نے ہر اک ملک میں گاڑا شریعت کا علم
یاد کرتا ہے تری رفتار کو یوروشلم
ہے درفش کا دیانی پر تری گردِ قدم
پھر گیا آتشکدوں پر تیرا سیلاب حشم
ہو گئی ڈھیلی بنائے قصرِ ہرقل ایک دم
تیرا دم بھی بعدِ ختم المرسلینؐ ہے مغتنم
مر گیا بیٹا جواں اور کچھ نہ تھا تجھ کو الم
عدل بھی کھاتا ہے تیرے قولِ فیصل کی قسم
ہے رعیت پروری کی ایک برہانِ اتم
تجھ کو کرتے تھے نبیؐ اکثر قضایا میں حکم
پاؤں کر اینٹ اپنا تو بھرتا رہا لیکن شکم
"یا عمرؓ" ہے آجکل اس کا وظیفہ دمبدم

تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

بارہ امام۔ چاردہ معصوم۔ پنجتن
پھر عشرہ مبشرہ۔ اور چار یار۔ بھی

ان سب میں جو شریک ہے وہ ہی علیؑ فقط
سب سے جدا ہے اور ہے سب میں شمار۔ بھی

ہجرت کی شب تھا بسترِ احمدؐ پہ محوِ خواب
اک شب میں جانشیں بھی بنا جان نثار۔ بھی

داماد بھی نبیؐ کا وہ نفسِ نبیؐ بھی ہے
یہ مسئلہ ہے سہل بھی اور پیچدار۔ بھی

مشکلکشائے خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
بے اختیار بھی ہے وہ با اختیار۔ بھی

یکتا وہ زہد میں ہے شجاعت میں فرد ہے
تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار۔ بھی

اللہ اکبر اُس کے مولا کی شانِ پاک
مزدور بھی ہے اور شہِ دُلدل سوار۔ بھی

مُحبّ علیؑ سے دل ہے غنی فقر و عُسر میں
ہے کوثری غریب بھی اور مال دار بھی

دلِ و جاں کا آرام نامِ علیؑ ہے

روا جس سے ہو کام۔ نامِ علیؑ ہے
دل و جاں کا آرام۔ نامِ علیؑ ہے

وظیفہ ہے زاہد کا یہ اسمِ اعظم
مجاہد کی صمصام۔ نامِ علیؑ ہے

اسی نام سے بڑھتا ہے جوشِ ایماں
ترقیِ اسلام - نامِ علیؑ ہے

ہیں سرشار جس سے بزرگانِ ملّت
مے حق کا وہ جام - نامِ علیؑ ہے

محب کو نجات اس سے ہوتی ہے حاصل
عدو کے لیئے دام - نامِ علیؑ ہے

بلا ٹل گئی لیتے ہی نامِ حیدرؑ
کہ راحت کا پیغام - نامِ علیؑ ہے

کہوں کوثری کیا میں اُسکے فضائل
خود اللہ کا نام - نامِ علیؑ ہے

ذاتِ اقدس ہے تری جانِ جہانِ مصطفےٰؐ

یا علیِؑ مرتضےٰ - اے رازدانِ مصطفےٰؐ
مصطفےٰؐ کے بعد تیرا ہی مکانِ مصطفےٰؐ

جسکا مولیٰ مصطفےٰؐ ہے اُسکا مولیٰ تو بھی ہے
دوست رکھتے ہیں تجھے سب دوستانِ مصطفےٰؐ

شوہرِ زہراؑ ہے تو - صلِّ علےٰ صلِّ علےٰ
تجھ سے قائم ہے جہاں میں خاندانِ مصطفےٰؐ

ہے حسنؑ خورشید تیرا - ہے قمر تیرا حسینؑ
یہ ہے روحِ مصطفےٰؐ اور وہ ہے جانِ مصطفےٰؐ

لحمک لحمی تجھے اکثر محمدؐ نے کہا
نفسِ پیغمبرؐ ہے تو حسبِ بیانِ مصطفےٰؐ

ہے ترا دیدار، دیدارِ حبیبِ ذوالجلال
تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مصطفےٰؐ

تو ہی بابِ مصطفےٰؐ اور مصطفےٰؐ ہے شہرِ علم
بے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مصطفےٰؐ

کعبۂ ربِّ جہاں تیری ولادت گاہ ہے
پاک اور طاہر ہے تو مثلِ دہانِ مصطفےٰؐ

نور تیرا نور احمد۔ نور احمد نور حق — شان تیری شان حق ہے یا ہے شان مصطفیٰ

بھر گیا علم لدنی سینۂ پرنور میں — جبکہ تو نے مہد میں چوسی زبان مصطفیٰ

تجھ سے آئین ادب سیکھے ہیں اُس نے قبل خلق — کیوں نہ پھر روح القدس ہو پاسبان مصطفیٰ

جسطرح خورشید تاباں سے منور ہے فلک — اسطرح روشن ہے تجھ سے آسمان مصطفیٰ

حامی ملت ہے تو اے خسرو خیبر شکن — ہو گئے معدوم تجھ سے دُشمنان مصطفیٰ

بستر خیر الوریٰ پر سویا تو ہجرت کی شب — خوف میں تو بنگیا دار الامان مصطفیٰ

تیری تیغ کفر کش اسلام کی پہلی بنا — تیرا علم پاک ہے فیض لسان مصطفیٰ

اے وصی مصطفیٰ تو سابق الاسلام ہے — ذات اقدس ہے تری جان جہان مصطفیٰ

تیری شمشیر دو دم کی آب نصرت کیا کہوں — جس سے ہے سرسبز ابتک بوستان مصطفیٰ

خندق و بدر و احد میں تو تن تنہا لڑا — تیرا دم گویا تھا اک فوج گران مصطفیٰ

چوم لیتی تھی پھریرا نصرت پروردگار — جب اُٹھاتا تھا وغا میں تو نشان مصطفیٰ

کوثری کے کام دو ہیں ایک ہے لیکن مآل
ہے ثنا خواں تیرا یہ۔ اور مدح خوان مصطفیٰ

عمر بھر ذکر شہید کربلا کرتے رہے

پوچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے — کہدیا ہمنے ثنائے مصطفیٰ کرتے رہے

بند رہے دین کی کیوں کام بعد از مصطفےٰ	مشکلین اُمّت کی حل مشکلکشا کرتے رہے
کچھ نہ ہاتھ آیا اُنہیں محنت گئی برباد سب	جو علیؑ کو چھوڑ کر یادِ خدا کرتے رہے
کیا دکھائینگے وہ مُنہ اپنے نبیؐ کو حشر میں	جو کہ آزردہ دلِ خیر النساء کرتے رہے
اشقیاء میں اور اہلِ بیتؑ میں یہ فرق ہے	وہ جفا کرتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے
حضرت شبیرؑ دینِ مصطفےٰ کے نام پر	صبح سے تا عصر بچّوں کو فدا کرتے رہے
معرفت کہتے ہیں اسکو بھوک اور غم میں حسینؑ	زیرِ خنجر بھی نمازِ حق ادا کرتے رہے
تنگدستی میں فراخی میں غرض ہر حال میں	اغنیاء اہلِ صفا صبر و رضا کرتے رہے

کیوں نہ ہو ذکر کوثری پھر قبر میں کیا ہوتی ایذا جبکہ ہم
عمر بھر ذکرِ شہیدِ کربلا کرتے رہے

جنّت البقیع

کیا جنّت البقیع کی شانِ رفیع ہے
برجِ فلک ہر ایک مزارِ بقیع ہے

چھپ جائے عرش جسمیں وہ دامن وسیع ہے
بارہ مہینے سیرِ بہارِ ربیع ہے

خلد نہم جہاں میں یہی ارضِ پاک ہے
کحل البصر یہیں کی زمانہ میں خاک ہے

مدفون جو یہاں ہے وہ غم سے ہے رستگار
دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقد کا ہی فشار

برزخ کا ہی زمانہ یہاں موسم بہار
جنت کے نور کا ہی اسی خاک پر قرار
اس سے دکان دور ہی دنیائے زشت کی
سرحد ملی ہوئی ہی اسی سے بہشت کی

ہے جنت البقیع کی جنت کو جستجو
مٹی کے عطر میں بھی بسی ہی یہیں کی بو
اس خاک پاک کی ہی دو عالم میں آبرو
زمزم کو اسکی چاہ ہی کوثر کو آرزو
ذرہ ہے آفتاب اسی ارض پاک کا
صدقہ ہے یہ تمام بزرگوں کی خاک کا

مٹی میں اسکی مٹی بزرگوں کی ہے ملی
حرمت ہی اسکی پیش خداوند ایزدی
مشتاق اسکے رہتے ہیں قدسی و جنتی
اسکی ہوا کے جھونکے ہیں خلدی و کوثری
پڑتی ہے اسپہ چشم اُمّل جبرئیل کی
اس خاک میں صفا ہے مے سلسبیل کی

ہے اس زمین کا پیش خدا مرتبہ بڑا
لکھا ہی ایک کافر صد سالہ جو مرا
گزرا جنازہ پاس سی اُس شخص غیر کا
خاک بقیع اُڑ کے کفن پر گری ذرا
دوزخ میں خاک پاک کا جانا محال تھا
کافر کا باغ خلد بھی پانا محال تھا

کہتی تھی خاک پاک کہ ناجی تو ہو چکا
کہتا تھا کفر لیکے جہنم میں جاؤں گا
کفر اور خاک پاک میں جھگڑا جو یوں پڑا
آخر خدا نے لطف سی زندہ اُسے کیا

آئی ندائے غیب کہ کیا تیج پڑ گیا
کلمہ تو پڑھ کہ تیرا نصیب آج لڑ گیا

کلمہ پڑھا نبیؐ کا جو بخشش کی چاہ میں
تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گناہ میں
مقبول ہو گیا وہ حضور الٰہ میں
رستہ ملا بہشت کا دوزخ کی راہ میں

اُس کو نہ پھر ہوا ہوس دُنیائے زشت کی
مُندتے ہی آنکھ کھُل گئی کھڑکی بہشت کی

مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُسپہ مہرباں
آئی بہار اُسکے چمن میں پس از خزاں
ہے جنّت البقیع کی رحمت یہ بیگماں
ہاں جنّت البقیع بھی جنّت کا ہے نشاں

یہ ارض پاک آفتِ دُنیا سے پاک ہے
کیونکر نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے

ہے جنّت البقیع بزرگوں کی یادگار
ہیں اہلِ بیتِ پاک کے اکثر یہیں مزار
قبر جناب فاطمہ زہراؑ کے ہیں نثار
جسپر ہے اُسکے فضل و فضائل کا انحصار

شامل جو اسمیں خاک ہے آلِ رسولؐ کی
اس واسطے خدا نے یہ حُرمت بتول کی

قبر حسنؑ یہیں ہے نہیں اسمیں کچھ کلام
زین العبا کا بعد قضا ہے یہیں قیام
مدفون یہاں ہیں باقرؑ و جعفر سے بھی امام
کچھ اور بھی ہیں تربتِ سادات نیکنام

اصحاب مصطفیٰؐ بھی یہاں دفن چند ہیں

قبروں سے جن کی اسکے مراتب بلند ہیں

کہتے ہیں سیدہ کا یہاں ہی جہاں مزار　　　کرسی و عرش اُسکی فضیلت پہ ہیں نثار

میدانِ حشر ہوگا اُسی جا سے آشکار　　　بچھیگا واں پہ تختِ خداوندِ روزگار

دربارِ ذوالجلال مقام بقیع ہے

کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے

سب کچھ یہ فاطمہؑ کا تصدق ہی بیگماں　　　ورنہ کبھی بھی تھے اسپہ مزار یہو دیاں

قبر جنابِ فاطمہؑ کے چند ہیں نشاں　　　جنمیں سے اسجگہ بھی علامت ہی کچھ عیاں

اغلب یہی ہی قبر یہیں ہے بتولؑ کی

یا پاس ہی رسولؐ کی بیٹی رسولؐ کی

کیا بضعتہ الرسولؐ کی شانِ جلیل ہی　　　بابا رسولِ پاک ہے دادا خلیل ہے

عیسیٰؑ بھی ایک اُنکی شفا کا علیل ہی　　　رکھ اعتقاد کیوں تجھے فکرِ دلیل ہے

نورِ دلِ فلک درِ زہراؑ کی خاک ہے

پڑھتا درود اسپہ خداوند پاک ہے

تقطیع شعر میں تجھے ہر دم یہی ہی دُھن　　　مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلُن

شاہوں کے وصف ذکر میں کھوتا ہی کیوں سخن　　　ہاں آلِ مصطفیٰؐ کے مناقب ذرا تو سُن

بابا وہ کس نے پایا جو پایا بتول نے

فرمایا کس کو اُمِّ ابیہا رسولؐ نے

حقّا بہار باغ نبوّت ہے فاطمہؑ زینت وہ مقامِ امامت ہے فاطمہؑ
کوثر ہے جس کی کثرت وہ کثرت ہے فاطمہ نقد بہائے خلعت وحدت ہے فاطمہؑ

توحید کردگار جناب بتولؑ ہے
اصل فروع اور وہ فرعِ اُصول ہے

معصومہ ہے کہ حرمتِ حوّا ہے فاطمہؑ دُنیا میں شاہزادیٔ دُنیا ہے فاطمہؑ
خاتونِ خلد۔ مریم کبریٰ ہے فاطمہؑ صدیقہ ہے بتول ہے زہرا ہے فاطمہؑ

سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے
بیٹی نبیؐ کی اور وہ زوجہ علیؑ کی ہے

اُمّ الحسنؑ ہے مادرِ شبیرِ خوش شعار القصّہ وہ ہے جدّہ ساداتِ باوقار
کیا مجھ سے اب فضائلِ زہراؑ کا ہو شمار خوش جس سے فاطمہ ہے خوش اُس سے ہے کردگار

بندی بھی ہے خدا کی وہ۔ نورِ خدا بھی ہے
وہ اشرف النساء بھی ہے خیر النساء بھی ہے

بابا ہے وہ کہ ختمِ رسُل جسکا ہے لقب شوہر امام ہر دو سرا سیّد العرب
بیٹے حسنؑ حسینؑ ہیں خادم ہیں جنکے سب جز کارِ خیر حق کو نہ دُنیا میں تھی طلب

شوہر سخی ہے۔ خود بھی سخی ہے پسر سخی
واللہ فاطمہؑ کا ہے سب گھر کا گھر سخی

آئی ہے کس کو چادرِ تطہیر۔ یہ کہو عفّت کا ملک کسکی ہے جاگیر۔ یہ کہو

منظورِ حق کو کس کی ہے توقیر یہ کہو | بیٹے ہیں کس کے شبّر و شبّیر یہ کہو

تکریم کس کی گھر میں جنابِ علیؑ نے کی
تعظیم کس کی بر سرِ منبر نبیؐ نے کی

لکھا ہے یہ کہ جمع تھے اصحاب باوفا | وحیِ خدا سناتے تھے منبر پہ مصطفٰے
سن تین سال کا تھا جنابِ بتولؑ کا | مسجد میں کھیلتی ہوئی آئی وہ باصفا

بیٹی کو آپ دیکھ کے شاداں بڑے ہوئے
تعظیمِ فاطمہ کیلیئے اُٹھ کھڑے ہوئے

اصحاب نے جو دیکھا یہ الفت کا ماجرا | کی عرض - یا نبیؐ! ہمیں حیرت ہوئی سوا
تبلیغ چھوڑ کر ادبِ فاطمہؑ کیا | گبر و یہود طعن کرینگے - یہ برملا

بچپن اسقدر ہے جو بچوں کی پیار میں
تبلیغ کر سکے گا وہ کیا روزگار میں

یہ سنکے درفشاں ہوئے یوں بادشاہِ دیں | بیٹی سمجھ کے اپنی میں ہرگز اٹھا نہیں
توحید ذوالجلال ہے زہرا یہ بالیقیں | وحدت کا پاس کرنا ہے اک فرضِ مرسلیں

توحیدِ حق کا دل پہ اثر جب بڑا ہوا
احکامِ وحی چھوڑ کے میں اٹھ کھڑا ہوا

پیدا بزرگ ہونگے وہ بطنِ بتولؑ سے | دنیا کو پاک صاف کرینگے جہول سے
ظاہر وہ ہوں گے جملہ فروع و اصول سے | کام ان کو ہوگا دینِ خدا و رسولؐ سے

سر کو کٹا کے دین کو قائم کرینگے وہ
اور بھو کے پیاسے راہِ خدا میں مرینگے وہ

یہ رمز سُنکے ہو گئے اصحاب مطمئن
پڑھنے لگے درود جوان اور سب مُسن
کہتے تھے بار بار یہی حور و انس و جن
صلِّ علیٰ محمدؐ و آلِ محمدؐ

یہ جس کی ہے ثنا وہ سپرد بقیع ہے
کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے

ہو گا جو روزِ حشر زمانہ میں آشکار
سب کو ملیگا حکم خداوندِ روزگار!!
سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند ایکبار
اُٹھتی ہے اپنی قبر سے زہرائے باوقار

جب تک نہ یہ بہشت میں پہنچے بقیع سے
کھولے نہ کوئی آنکھ۔ شریف و وضیع سے

القصہ اُٹھکے فاطمہؑ اپنے مزار سے
یوں پھر کریگی عرض وہ پروردگار سے
بہتر بقیع مجھ کو ہے باغ و بہار سے
محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فشار سے

چھوڑوں گی میں نہ اسکو مجھے اس سے پیار ہے
آئندہ تو خدا ہے تجھے اختیار ہے

فرمائے گا خدا تری عرضی قبول کی
بیٹی ہی تو ہمارے محمدؐ رسول کی
پھر حکم حق یہ ہو گا نہیں بات طول کی
جنت بنی بقیع سے خاطر بتولؑ کی

تختہ ریاضِ خلد کا ارضِ بقیع ہے
کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے

مُصوّرِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ

کی لکھی ہوئی چند قابلِ دید کارآمد اور مفید کتابیں

ہندو مذہب کی معلومات

اس کتاب میں ہندو مذہب کے متعلق معلومات کا نہایت شاندار ذخیرہ ہے، اس کتاب کو پڑھنے والا ہندو قوم اور ہندو مذہب سے پوری پوری واقفیت نہایت آسانی کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔ ہر شخص کو عموماً اور داعیانِ اسلام کو خصوصاً یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ قیمت صرف ۸ ر

سکھ قوم

اس کتاب میں سکھ قوم کے مذہب، اُنکے تمام عقائد۔ اُن کی تمام مذہبی رسوم وغیرہ نہایت خوبی اور کمال تحقیق کے ساتھ درج ہیں، اس کتاب کو پڑھکر سکھ قوم کے مذہبی اُصول اور فروع نیز عقائد و رسوم کے متعلق نہایت زبردست واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ۶ ر

حلال خور

اپنے رنگ اور اپنے موضوع کے اعتبار سے دنیا بھر میں سب سے پہلی اور قابلِ دید کتاب ہے جس میں تمام حلالخوروں کے تاریخی اور مذہبی حالات۔ اور تمدنی و معاشرتی کیفیات کو کمال تحقیق کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ داعیانِ اسلام اور مسلمانوں کی معلومات عامہ کے لیے عجیب چیز ہے۔ قیمت ۸ ر

ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا

آغاز فتنۂ ارتداد سے لیکر اب تک آریہ سماجی ہندوستانی نومسلموں کو یہ مغالطہ دے رہے ہیں کہ مسلمان بادشاہوں

ہندوستان میں تلوار کے زور اور زر۔ زمین۔ زن کے لالچ سے اسلام پھیلایا تھا اور اب چونکہ مسلمانوں کے پاس ان تمام باتوں میں سے کچھ بھی نہیں اسلئے نومسلم اقوام کو پھر اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ آنا چاہیئے" اس کتاب میں نہایت مدلل طریقے سے بتایا ہے کہ ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا۔ اور ہندوستانی باشندے کیونکر مسلمان ہوئے یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس کو پڑھے۔ اور متمول مسلمان کافی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ قیمت ۳ر (۲۵ کتابوں کی قیمت صرف ؎ ر)

غزنوی جہاد اس کتاب میں سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں کی پوری کیفیت نہایت تحقیق کے ساتھ درج کی گئی ہے، یہ غزنوی جہادوں کا تاریخی تذکرہ مسلمان بچوں میں نہایت قیمتی اسلامی جوش پیدا کر دینے والی چیز ہے۔ قیمت صرف ۸ر

داعی اسلام سینکڑوں برس سے ہندوستان کے مسلمان اپنے اُس فرض کو بھولے ہوئے بیٹھے تھے جو تبلیغ اسلام کے متعلق اُن کے ذمہ تھا، اور جس کو لیئے ہوئے وہ عرب سے ہندوستان میں آئے تھے، اب اُنہوں نے انگڑائی لی اور اپنا فرض یاد آیا تو دعوتِ اسلام کے طریقے معلوم نہیں، اس کتاب میں حضرت خواجہ صاحب نے مناسب وقت طریقے ایسے بیان کیئے ہیں جن پر عمل کرنے سے ہر مسلمان داعیِ اسلام بن سکتا اور نہایت آسانی کے ساتھ دعوت اسلام کا فرض بجا لاسکتا ہے۔ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت صرف ۳ر

اسلامی توحید مذہب کی صداقت وحقانیت کا معیار توحید ہے اور توحید ہی مذہب کی روح ہے۔ جس مذہب میں توحید ناقص و ناکمل

ہو اُسکا اتباع عقل و فطرت انسانی کے بالکل خلاف اور منافی ہے اور اُس سے نجات اخروی کی اُمید تحصیل حاصل اور امر فضول ہے۔ اس کتاب میں دیگر مذاہب کی توحید کا اسلامی توحید سے مقابلہ اور موازنہ کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ صرف اسلامی توحید ہی ایسی توحید ہے جو ہر طرح مکمل اور ہر قسم کے کفر و شرک کی گندگیوں سے پاک و صاف ہے۔ قیمت صرف ۲ر (۲۵ کتابوں کی قیمت ۳؎ ۲ر)

اسلامی رسولؐ یہ کتاب اسلامی رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک و مقدس حالات کا ایک مختصر سا آئینہ ہے اس میں آنحضرتؐ کی زندگی کے خاص خاص واقعات بیان کیے گئے ہیں تاکہ مسلمان مرد اور عورتیں ان کو پڑھکر یاد رکھیں اور اس مبارک زندگی کی پیروی کا جوش اُن میں پیدا ہو۔ نیز مستطیع مسلمان زیادہ تعداد میں خرید کر ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ پارسی۔ یہودی مذہب والوں کو مفت تقسیم کریں تاکہ اُن کو معلوم ہو کہ اسلامی رسولؐ کی زندگی کیسی تھی۔ قیمت ۳ر

تاکید نماز یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد۔ ہر مسلمان عورت۔ اور ہر مسلمان بچہ اس کو پڑھ کر فائدہ اُٹھائے اور اسپر عمل کرکے خدا و رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرے۔ پھر ہر بات کو اسقدر خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ عورتیں اور بچے نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ لیتے ہیں۔ متمول مسلمانوں کا فرض ہے کہ زیادہ تعداد میں خرید کر غریب مسلمانوں میں مفت تقسیم کریں۔ قیمت ۲ر۔ (مفت تقسیم کرنے کے لیئے ۲۵ کتابوں کی قیمت ۳؎ ر)

خدائی انکم ٹیکس اس کتاب میں زکوٰۃ کے متعلق تمام اسلامی احکام و معلومات نہایت آسان طریقہ سے درج ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

جانباز مسلم

یہ کتاب ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے۔ اسمیں اُن مسلمانوں کے تاریخی حالات بیان کیئے گئے ہیں جنہوں نے طرح طرح کی خوفناک جسمانی تکالیف۔ مالی صدمات اور جانی نقصانات برداشت کیئے مگر اسلام کو چھوڑنا کسی طرح گوارا نہ کیا۔ یہ کتاب زیادہ تعداد میں خرید کر جابجا غریب مسلمانوں میں عموماً اور نومسلم حلقوں میں خصوصاً مفت تقسیم کرنی چاہیئے۔ قیمت ۲ر

تعلیم خدمتگاری

مسلمانوں کی بیکاری اور مفلسی کے انسداد کے خیال سے حضرت خواجہ صاحب چھوٹے چھوٹے مگر نہایت کارآمد اور مفید رسالے لکھ رہے ہیں، جنپر عمل کرنے سے کوئی مسلمان بھی بیکار اور مفلس نہیں رہ سکتا، "تعلیم خدمتگاری" بھی اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں خدمتگاری کے متعلق تمام ضروری معلومات اور نہایت قیمتی ہدایات درج ہیں اور ہر ضروری امر کو نہایت اچھی طرح سمجھایا گیا ہے۔ قیمت ۳ر (۲۵ کتابوں کی قیمت ۳؎ر)

پنواڑی کی دوکان

اس کتاب میں پانوں کی تجارت اور پنواڑی کی دوکان کے متعلق ضروری معلومات اور ہدایات درج ہیں۔ یہ انسداد بیکاری و مفلسی کے لیئے غریب مسلمانوں میں مفت تقسیم کیجیئے قیمت ۳ر (۲۵ کتابوں کی قیمت ۳؎ر)

تمام کتابیں منگانے کا پتہ

کارکن "حلقہ مشائخ بُک ڈپو" دہلی

سیرۃ محمدیہ

جناب شردھے پرکاش دیو کی لکھی ہوئی نہایت غیر متعصبانہ کتاب جسمیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے حالات لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب ہر غیر مسلم کے پڑھنے کے قابل ہے، آریہ سماجیوں نے جو جھوٹی، جھوٹی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس کی نسبت مشہور کر رکھی ہیں، یہ کتاب اُن سب کی تردید کرتی ہے +

یہ چونکہ ایک پکے ہندو کی لکھی ہوئی کتاب ہے، اس لیئے ہر غیر مُسلم اس کتاب کی سچائی پر بھروسا کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کی متعدد جلدیں خرید کر غیر مسلم قوموں میں مفت تقسیم کریں +

قیمت آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

حلقۂ مشائخ بک ڈپو دہلی

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

تم میں ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک کام کرنے کی ہدایت کرے اور بری باتوں سے روکے۔ جو لوگ اس خدمت کو انجام دیں گے وہ فلاح پائینگے

یہ رسالہ

ہر مسلمان کو داعی اسلام

بنانے اور حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے

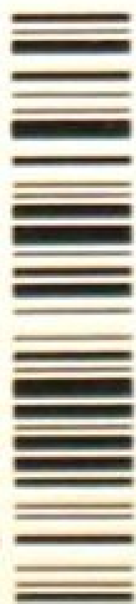
خواجہ حسن نظامی دہلوی نے لکھا

اور تیسری بار چھپ کر شائع ہوا

تیسری دفعہ دو ہزار

روز بازار برقی پریس امرتسر باہتمام شیخ عبدالعزیز منیجر چھپا۔
شیخ غلام حسین پرنٹر

قیمت تین آنہ



عرض

یہ وہی رسالہ ہے جس کو سوامی شردہانند جی نے میری اجازت کے بغیر بطور مجرم قانون اردو اور ہندی میں دس ہزار کی تعداد میں چھاپ کر فروخت کیا اور کرایا اور جس کے خلاف تمام آریہ اخبارات نے سال بھر سے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اس رسالہ کو ہندوں پر شبخون اور خطرہ کے گھنٹہ کے نام سے شایع کیا جا رہا ہے۔ اور ہندوؤں کو خواہ مخواہ ڈرایا جاتا ہے کہ اس میں ہندوؤں کے خلاف عالمگیر سازش قائم کی گئی ہے۔

مگر عقلمند ہندو سمجھتے ہیں کہ سوامی جی اور آریہ اخبارات محض حسن نظامی کو بدنام کرنے کے لئے یہ لکھ رہے ہیں ورنہ اس رسالہ میں کوئی بات سازش یا دشمنی کی نہیں ہے اور محض آریہ سماجی حملہ سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اسکو لکھا اور شایع کیا گیا ہے جیسا کہ اس کے مضامین سے ظاہر ہوگا بشرطیکہ انصاف سے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

ایک برس کے عرصہ میں اس رسالہ کی یہ تیسری بار اشاعت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسکی کچھ قدر نہیں کی۔ آریہ سماج نے چند ماہ میں دس ہزار کی تعداد فروخت کی اور مسلمانوں نے چار ہزار بھی نہ لی۔ کیونکہ تین ہزار کے قریب میں نے مفت تقسیم کی۔

سب سے زیادہ افسوس اس کا ہے کہ آریہ سماجی لوگ ان تجاویز پر عمل کر رہے ہیں۔ اور مسلمان بالکل غافل ہیں گویا جن کے لئے لکھی گئی تھیں انھوں نے اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہ کیا اور حریفوں نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا۔

غضب ہے کہ بعض تبلیغی کام کرنے والی انجمنوں نے اسکو پڑھا تک نہیں بہرحال میں نے اپنا فرض ادا کر دیا اسکے بعد مسلمانوں کی غفلت خود آپ اپنی جواب دہ ہوگی۔

یہ تیسری اشاعت با دلِ ناخواستہ کیجاتی ہے۔ ورنہ مسلمانوں کی بے پروائی دیکھ کر یہ ارادہ ہوا تھا کہ اب اسکی اشاعت ملتوی کر دی جائے۔ لیکن چونکہ آریہ سماجی اسکو شایع کر رہے ہیں اس واسطے مسلمانوں کے لئے بھی اسکا شایع ہونا ضروری معلوم ہوا شاید کوئی خدا کا بندہ عمل پر آمادہ ہو

حسن نظامی

داعیِ اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشاعت اسلام کی کیا ضرورت ہی

قبل اس کے کہ اشاعتِ اسلام کی تدبیروں پر غور کیا جائے ہر ناظر کتاب ہذا کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اشاعت و تبلیغ اسلام کی ضرورت کیوں اور کس غرض سے ہے۔

آریہ سماج تو محض سیاسی مقصد سے آریہ بنانا چاہتی ہے کہ ہندوؤں کی تعداد بڑھ جائے تو ملک کے سیاسی حقوق ہمکو زیادہ ملیں۔ عیسائی اشاعت۔ عیسائیت کا مقصد لوگوں کو یورپین تہذیب سے آراستہ کرنا بیان کرتے ہیں۔

میں اشاعتِ اسلام کے مقصد کو ان دونو مقاصد سے اعلیٰ و علیحدہ سمجھتا ہوں جیسا کہ میں نے کتابِ فاطمی دعوتِ اسلام کے شروع میں لکھا ہے اسلامی دعوت کا مقصود محض یہ ہے کہ انسان خدا کی وحدت سے آگاہ ہو اور شرک کے گناہ سے بچے اور اس دنیا میں سچی محبت اور مساوات سے زندگی بسر کرنا سیکھے۔

پس میں جو کچھ اس ضمیمہ فاطمی دعوت اسلام میں لکھ رہا ہوں اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ جائے۔ یا ان کی کوئی خاص تہذیب دنیا وی پیدا ہو جائے بلکہ

یہ ہے کہ انسان اپنی ہستی اور خدا کی ہستی کو پہچانے اور اطمینان وعقل کی زندگی بسر کرے اور چونکہ یہ بات صرف اسلام ہی میں معلوم ہوتی ہے اس واسطے غیر مسلم اقوام کی دوستی کے خیال سے دعوت وتبلیغ اسلام کی تدبیریں اور حکمتیں لکھی جاتی ہیں اس تحریر سے کسی قوم کی یا مذہب کی دشمنی مقصود نہیں ہے۔ ایسا ہی ناظرین تحریر ہذا کو بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ اقوام غیر مسلم میں تبلیغ ودعوت اسلام کے وقت اپنے ارادہ اور نیت کو خالص رکھیں اور آریہ سماج اور عیسائی مشن کو اپنا حریف نہ سمجھیں نہ ان کو مدمقابل سمجھ کر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ اسی قوم کو پسند کرتا ہے جو زمین پر فتنہ اور کینہ نہ پھیلائے۔ میں ہندوستان کی اقوام کے اتحاد کو بہت ضروری سمجھتا ہوں یہ تحریر در حقیقت اصلی اور معنوی اتحاد پیدا کرنے کے لئے ہے نہ عناد ومنافرت قائم کرنے کو اب میں تبلیغ اور دعوت اسلام کی تدبیروں کو لکھنا چاہتا ہوں۔

برادری کی قوت

جو مسلمان متھرا اور آگرہ کے علاقہ میں ملکانہ نومسلم راجپوتوں کو آریہ بننے سے بچانے کی کوشش میں مصروف ہیں یا وہ مسلمان جو آئندہ راجپوتوں یا دوسری قوم کے نومسلموں میں کام کرنا چاہیں ان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ ہندوستانی اقوام میں اسلام کی اشاعت یا حفاظت محض وعظ اور غیر مسلم مذاہب کی برائیاں بیان کرنے یا مناظرہ کرنے سے نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے دوسری تدبیریں ہیں۔ جن میں سے ایک برادری کی قوت بھی ہے۔

اسلام کے قرن اول میں بھی برادری اور جماعتوں اور قبیلوں کی قوت کا تجربہ ہوا تھا کہ اسلام کی صداقت معلوم ہونے اور اپنے قدیمی مذہب کی خرابیاں محسوس کرنے اور قرآن شریف کی تعلیم کو پسندیدہ ومرغوب تسلیم کرنے کے باوجود بہت سے قبائل

صرف ایک قبیلہ قریش کی سرکشی کے سبب اسلام قبول کرنے سے باز رہے اور جب قریش نے اسلام قبول کر لیا تو فوج فوج اور جوق جوق ہزاروں آدمی خود اگر مسلمان ہو گئے۔

یہی حال ہندو اقوام کا ہے خواہ وہ اعلیٰ ذات کی ہوں یا ادنیٰ ذات کی اگر ان میں سے کچھ با اثر لوگ اسلام قبول کر لیں تو پھر ماتحت لوگوں کا دائرہ اسلام میں آجانا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ پس اس وقت راجپوتوں میں جس قدر پکے مسلمان ہیں اور وہ کوئی اثر اور اقتدار بھی رکھتے ہیں تو ان کو حفاظت اسلام کے لئے اپنا پیشرو بنانا چاہیے یعنی ان کے ذریعہ آریہ سماج سے نو مسلم اقوام کو ارتداد سے بچانا چاہیے آریہ سماج کی موجودہ کامیابی کا راز بھی یہی ہے کہ انھوں نے ہندو راجپوت رئیسوں کو اپنا شریک کار بنا لیا ہے اور وہ رئیس برادری کی شان سے ان راجپوتوں کو مسلمانوں کے مظالم اور جبر و ستم کے فرضی قصے سنا کر کہتے ہیں کہ اگر تم اسلام کو ترک کر دو تو ہم تم کو ہندو برادری میں شریک کر لیں گے اور تم سے شادی کا بھی لین دین ہونے لگے گا۔

اسکا جواب مسلمانوں کو بھی یہ دینا چاہیے کہ لال خانی وغیرہ مسلم راجپوت سرداروں کو جو علی گڈھ، بلند شہر، متھرا، آگرہ اور سہارنپور مظفر نگر وغیرہ اضلاع میں آباد ہیں اور بڑی بڑی جاگیروں کے مالک ہیں اور ایسے اکثر بڑے بڑے ذی علم اور پرجوش مسلمان ہیں بلا دیں اور انکو راجپوتوں میں بھجائیں اور یہ سردار صرف اتنا کہدیں کہ اگر تم اسلامی برادری میں شریک رہو گے تو ہم سب تم سے برادری کا سا لین دین کرینگے۔ بلکہ مسلم راجپوتوں کے علاوہ دوسری ذات کے مسلمان رئیسوں کو بھی وہاں مدعو کیا جائے اور وہ بھی راجپوتوں کو یقین دلائیں کہ اسلامی برادری بہت بڑی ہے اور راجپوتوں کو مسلمان رہنے میں شادی بیاہ کے لین دین اور معاشرت کے کاموں میں کسی قسم کی دشواری

پیش نہ آئے گی - ہم سب تمہارے ساتھ ہیں -

میں جانتا ہوں کہ یہ حکمت و تدبیر آریہ سماج کو معلوم ہے اور بعض راجپوت ریاستیں ان کے اثر کو قبول کر چکی ہیں - اور دوسری راجپوت ریاستیں بھی اس معاملہ میں ان کی امداد کو تیار ہو جائیں گی - پھر بھی مجکو مسلمانوں کی کامیابی کا یقین ہے کیونکہ مسلمانوں کا وعدہ حقیقی اور عملی ہوگا - اور آریوں کا وعدہ حقیقی اور عملی نہ ہوگا - بلکہ آریوں کا وعدہ وقتی اور عارضی ہوگا چند روز کے بعد جب راجپوت دیکھیں گے کہ آریہ بنانیکے وقت تو سب نے ہمارے ہاتھ کا حلوا کھالیا اور اب شادی بیاہ کے لین دین اور میل جول میں ہمارا ساتھ کوئی نہیں دیتا تو وہ خود ہی اسلام کی طرف دوبارہ جھک پڑینگے - یہ بات یقینی ہے کہ ہندو مسلمانوں کی طرح برادرانہ مساوات نہیں برت سکتے - کیونکہ ان کے یہاں ذات کے بندھن بہت سخت ہیں اور مسلمان خدا کے فضل سے اس جھگڑے سے پاک ہیں -

میں اس سے بیخبر نہیں ہوں کہ نومسلم اقوام ہندوستان میں بھی باوجود اسلام میں پختہ ہونے کے ذات کے اعلیٰ و ادنیٰ ہونے کا فرق محسوس کیا جاتا ہے لیکن اس فرق کو علمار کے وعظ آسانی سے دور کر سکتے ہیں مگر ہندوؤں کے فرق اور امتیاز کو آریہ سماج کی قوت دور نہیں کر سکتی اس کو تو مہاتما گاندھی بھی دور نہ کر سکے -

پس ضرورت ہے اور بڑی ضرورت ہے کہ حفاظت اسلام کے مسئلہ میں برادری کی قوت اور معاشرت کی طاقت کو سب سے زیادہ کام میں لایا جائے - اسلامی انجمنیں داعیان اسلام علمار اور جمعیت علمار کے محکمہ تبلیغ اور دعوت کو اس خاص مسئلہ پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے یہ بہت گہری بات ہے اور اسمیں ہزار علمار کے وعظ و مناظرہ سے بھی زیادہ اثر و قوت ہے -

ابھی حال میں ہز ہائنس سر آغا خان نے اپنے لاکھوں ہندو مریدوں کو کھلم کھلا

مسلمان ہوجانے کا حکم دیا ہے۔ مگر وہ مرید اسکے باوجود کہ سر آغا خان کے حکم کو خدا کا حکم سمجھتے ہیں۔ برادری کے بندھن کے سبب دُگدا میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان کو بھی مسلمان قوم اپنی برادری میں شریک کرلینے اور شادی بیاہ کے لین دین کا یقین دلائے تو آج بیس لاکھ ہندو کھلم کھلا مسلمان ہوجائیں۔

لہٰذا جمیعتِ علمار کے محکمہ تبلیغ و دعوت کو ایک خاص جلسہ کرکے اس مسئلہ کو حل کرلینا چاہیے یہ ایسی بات ہے کہ اگر اس کا حل ہو گیا اور مسلمان بحیثیت قوم اس ضرورت کو سمجھ گئے تو ایک کروڑ ہندو اسلام میں شریک ہوجائیں گے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ نسب اور کفو کی شرط کو بالائے طاق رکھدیا جائے۔ نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر گور کی تجویز پر عمل کرکے ہر قوم میں مسلمان شادیاں کرنے لگیں۔ میری خواہش تو صرف یہ ہو کہ معاشرت کے شرعی حقوق کا تحفظ کرکے قومی رشتہ اخوت کو اصلی شان میں نمایاں اور مستحکم کیا جائے تاکہ نومسلم اقوام کو معلوم ہو کہ ان کی برادری بہت عظیم الشان ہے اور اسکی باہمی ہمدردی ہر غیر مسلم قوم سے زیادہ ہے شادیاں کرنے کے لیے تو ہر برادری یا اس کے قریبی نسل والے آپس میں سمجھوتہ کرسکتے ہیں یا جمیعتِ علماء ان کو مناسب مشورے دے سکتی ہے البتہ میل جول اور شادیوں کی شرکت اور دکھ درد میں ہمدردی کو پوری وسعت کے ساتھ عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔ آغاخانی اور بوہرے وغیرہ بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو مسلمانوں کی قومیت سے الگ تھلگ رہتے ہیں اگر ہم ان کی طرف محبت کی نظریں اٹھائیں تو وہ بھی الفت سے ہماری طرف متوجہ ہوں گے اور اس سے ہماری برادرانہ قوت چوگنی ہو جائے گی اور اس قوت کو حفاظت و اشاعتِ اسلام کے مراحل میں مددگار بنایا جاسکے گا ایسے وقت کہ سر آغاخان نے اپنی جماعت کو مسلمانوں سے میل جول بڑھانیکا حکم دیا ہے جمیعت علماء کا فرض ہے

کہ وہ بھی مسلمانوں کو اس جماعت سے ارتباط پیدا کرنیکا مشورہ دے۔ عقائد فروعی کے اختلافات پر نظر کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔

قصہ مختصر حفاظت و اشاعت اسلام کے ہر میدان میں داعیانِ اسلام کو برادری کی قوت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ یہ سب سے بڑی قوت ہے اور اسی سے اشاعت اسلام کو بڑی تقویت حاصل ہوگی اور آریہ سماج کے حملہ کا آسانی کے ساتھ جواب اور رد ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غور کی توفیق دے آمین۔

وہ چیزیں جن کے اندر قبول اسلام کی ترغیب پائی جاتی ہے یا جن کو دعوت اسلام میں بطور حکمت کے کام میں لایا جا سکتا ہے

تعزیے اور مراسم محرم حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کی شہرت حضرت بڑے پیر کی گیارھویں اور ان کی کرامتیں زندہ پیروں کی کرامتیں اور دعاؤں کی تاثیر کی شہرت اور پیروں کی دعا سے بے اولادوں کے اولاد ہونا یا بچوں کا زندہ رہنا یا بیماریوں کا دور ہونا یا دولت کی ترقی یا مقاصد قلبی میں حیرت معمولی کامیابی ہونا۔ بد دعاؤں کا خوف۔ مقاصد مذکور کی تباہی سے ڈر۔ وبا۔ خشک سالی یا اور مصائب کی آمد کا اندیشہ۔ اذان کا مطلب سمجھانا اور جگہ جگہ اذان کا رواج دینا۔ نماز با جماعت کا رواج دینا اور اسکی خوبی کو ذہن نشین کرانا۔ جماعت ایسے مقامات پر کرنا جس کو غیر مسلم دیکھ سکیں۔ اسلامی مساوات کی عملی خوبیوں کو بتانا۔ کھانے نماز پڑھنے بیاہ شادی کرنے میں مسلمانوں کے ادنیٰ اعلیٰ افراد کا مساوی ہونا اور کمین ذاتوں کو بتانا کہ عیسائیوں اور آریوں میں یہ خوبی نہیں ہے۔ فال رمل۔ نجوم۔ جفر۔ ہندو فقراء کے اور مسلمان فقراء کے کلام کو دیہات

قصبات میں گانا اور اس گانے کو گھر بہ گھر رواج دینا۔ ایسی اسلامی خبریں بنانا جن سے ادنیٰ ذات کے غیر مسلموں کو حیرت اور تعجب پیدا ہو اور ہر جگہ اس کا چرچا ہونے لگے۔ مجذوبوں کی بڑ۔ قصبات اور دیہات میں ایسے جلوس نکالنا جن سے اقوام غیر مسلم متاثر ہوں اور پھر اس تاثر سے قبول اسلام کا کام لیا جا سکے۔

ادنیٰ ذات کے غیر مسلم بیماروں کی مخلصانہ تیمار داری کرنا اور بالکل مساوی انداز سے ان کا ہمدرد ہونا چمار یا حلال خور جیسے لوگ مسلمان ہوں تو بڑے بڑے آدمیوں کا ان کے ساتھ مجمع عام میں کھانا اور گلے ملنا اور پاس بٹھانا اخبارات میں ان غیر مسلموں کی حمایت کرنا جن کو اعلیٰ ذات کے لوگ حقارت اور نفرت سے دیکھتے ہیں ایسی نظمیں گانے والوں کو یاد کرانا اور نئی تصنیف کرنا جن میں اسلامی مساوات اور مسلمانوں کی کرامتیں اور غیر مسلموں کے ان کاموں کا ذکر ہو جو ادنیٰ ذات والوں کے ساتھ اعلیٰ ذات والے برتا کرتے ہیں اور جن سے ادنیٰ ذات والوں کو دکھ ہوتا ہے اور ان کی ذلت ہوتی ہے۔ فقیروں کے لیے ایسی کتابیں تصنیف کرنا جو وہ غیر مسلم گھروں کے سامنے بھیک مانگنے میں گائیں اور جن سے عام طبائع پر اسلام کی خوبی اور غیر اسلام مذاہب کا نقص ظاہر ہوتا ہو غیر مسلموں کی شادی غمی میں محبتانہ شریک ہونا۔ خصوصاً ادنیٰ ذات والوں سے میل جول مساویانہ کرنا۔ چماروں حلال خوروں اور سب ادنیٰ ذات والوں کے عقائد کی تفصیلات معلوم کرنا اور داعیان اسلام کو ان سے آگاہ کرنے کے لیے رسائل میں قلمبند کرانا۔ غیر مسلموں یا نومسلموں کے سامنے اپنے باہمی اختلافات کو ظاہر نہ ہونے دینا اور اختلافی مسائل ان کو نہ سنانا انگریزوں کے سیاسی طرز نفوذ سے سبق حاصل کرنا یعنی جس طریقہ سے وہ ملکوں پر قبضہ کرتے ہیں اس

طریقہ کو غور سے دیکھ کر دعوت اسلام میں استعمال کرنا۔ عیسائی مشن کے ہر حصہ پر تفصیلی غور کرنا اور ان کی ہر بات سے خبردار رہنا اور جو باتیں اس قابل ہوں جن سے فائدہ اٹھایا جاسکے ان کو اپنی دعوت اسلام کی حکمتوں میں شریک کر لینا۔ آریہ سماج کی ہر خفیہ وعلانیہ تحریک کے خبردار رہنے کی مسلسل شب و روز کوشش کرنا اور کوئی بات اس قابل ہو تو اسکو لیکر اپنے ہاں دعوت اسلام میں استعمال کرنا۔ غیر مسلموں کے مذہب یا مذہبی پیشواؤں کو برا نہ کہنا اور کیسا ہی اشتعال دلایا جائے پھر بھی ضبط سے کام لیکر درگزر کرنا۔ مناظرہ اسی وقت کرنا کہ بغیر اسکے چارہ نہ رہے ورنہ مناظرہ کو ٹال دینا اور اپنا کام چپ چاپ کرنا۔ اخبارات میں دعوت اسلام کے طریقوں یا اپنی کامیابی کی خبروں کو شائع نہ کرانا اور اگر ضرورت ہو تو ایسے طریقہ سے شائع کرانا جس سے اسلامی حکمتیں اور تدبیریں عام نہونے پائیں۔ داعیان اسلام کو شہرت طلبی اور ظاہری واہ واہ کے شوق سے محفوظ رکھنے اور بےریا کام کرنے کی تدبیریں کرنا جہاں تک ممکن ہو ایسی باتیں سوچنا جن میں مالی خرچ کم ہو اور داعی مالی طمع میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ آغاخانی مشن کی حکمتوں سے داعیان اسلام کو آگاہ کرنا اور آغاخانیوں کو شریک عمل کرنے کی کسی جگہ ضرورت ہو تو بلا تعصب شریک کر لینا قادیانی طرز فصاحت و تبلیغ سے مناسب فائدہ حاصل کرنا اور اصولی ضرورت ہو تو دعوت اسلام کے مقصد میں ان کو شریک کار کر لینا ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں سے دعوت اسلام کے احکام پر پوری اطاعت سے عمل کرنا۔ داعیان اسلام یا دعوت کے کسی حصہ کے کارگذاروں کو خود پابند اسلام ہونا۔ اپنی سعی اور سب حکمتوں کو خدا کی امداد پر منحصر سمجھنا اور ہر وقت اسکی نصرت کو اپنے ساتھ یقین کرنا کسی تکلیف سے نہ گھبرانا اور سب محنتوں اور تکلیفوں کو باعث اجر آخرت تصور کرنا اور کسی ایسی حکمت پر عمل کرنے میں جو بظاہر اصلی معلوم نہو یہ نیت کرنا کہ دعوت اسلام کی لڑائی کے لیے اس کی

ضرورت ہے اور سوچ لینا کہ نیت میں اور کوئی ذاتی غرض شریک ہو اور اگر کوئی ذاتی غرض ہو تو اس حکمت کو ترک کر دینا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا۔

دعوت اسلام کے لئے داعیان اسلام کو پورا باخبر رہنے کی بڑی ضرورت ہے اس واسطے ایک خاص محکمہ خبر رسانی قائم کرنا چاہیے جس کے فرائض یہ ہوں

محکمہ خبر رسانی کی تفصیل

۱۔ عیسائیوں کے جس قدر اور جہاں جہاں مشن ہیں ان کی پوری تفصیل محکمہ اعلیٰ میں قلم بند رہنی چاہیے۔

۲۔ آریوں کے جس قدر اور جہاں جہاں سماج ہیں ان کی پوری تفصیل بھی خبر رسانی کے محکمہ اعلیٰ میں قلم بند ہونی چاہیے۔

(۳) کسی اور غیر مسلم قوم کی طرف سے اگر کوئی مذہبی اشاعت یا دعوت و اشاعت سے مشابہ کام شروع ہو تو اسکی معلومات بھی اعلیٰ محکمہ خبر رسانی میں قلم بند رکھی جائے۔

۴۔ عیسائیوں آریوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کے طریق اشاعت مذہب کی تمام تدبیریں اور حکمتیں پوری وضاحت سے معلوم کی جائیں اور ان کی یادداشت دفتر اعلیٰ میں رہے اور ان سے داعیانِ اسلام کو آگاہ کیا جاتا ہے اور دعوت شروع کرنے سے پہلے معلوماتِ موجودہ سے آگاہ کر دیا جائے۔

۵۔ کسی صوبہ قصبہ۔ شہر۔ گاؤں میں کوئی ایسی بات پیش آئے جس سے مذہب اسلام کو صدمہ پہنچتا ہو تو اس علاقہ کے خبر رساں اپنے مقامی صوبہ کے خبر رساں افسر کو خبر دیں اور وہ مرکزی محکمہ کو فوراً مطلع کر دیں۔

۶۔ یہ محکمہ تار اور خطوط کے لئے مرموز اور خفیہ اشارات مقرر کرے اور اسی میں خبریں آیا جایا کریں (لیکن یہ کام ترقی پانے کے بعد ہونا چاہیے ابھی ضرورت نہیں ہے

۷۔ کسی غیر مسلم قوم یا مسلمان مگر ناواقف اسلام قوم میں عیسائی یا آریہ یا اور کسی قوم کا داعی جائے۔ یا وہاں اس قسم کا کوئی کام شروع ہوتا معلوم ہو تو اس علاقہ کے خبر رساں فوراً اس کی اطلاع محکمہ کو دیں۔

۸ کسی جگہ حفاظت یا دعوت یا اشاعت اسلام کا کام کرنا ہو وہاں محکمہ خبر رساں کو جگہ جگہ اپنے آدمی مقرر کرنے چاہئیں جو باشندوں کے خیالات اور رسم و رواج اور ان باتوں سے آگاہ ہوں جن کا بندوبست مفید ہو سکے

۱۰ کوشش کی جائے کہ مسلمان بغیر معاوضہ کے خدمت دین سمجھ کر یہ کام کریں اور اگر کسی جگہ خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو بہت تھوڑا خرچ کیا جائے۔ انگریزی محکمہ جاسوسی کی طرح اندھا دھند خرچ نہ ہو۔

۱۱۔ انگریزی خفیہ پولس والوں اور علانیہ پولیس والوں سے قرارداد کر لی جائے کہ اگر ان کو غیر مسلموں کی کسی خلاف اسلام سازش یا تدبیر کا علم ہو تو وہ محکمہ کو خبر دے دیں یا محکمہ کا آدمی وہاں جا کر خبر لے آیا کرے

۱۲ خود انگریزی خفیہ پولیس اور علانیہ پولیس کے مسلم اہل کاروں کو چاہیے کہ اگر وہ محکمہ دعوت سے قرارداد کرنا مصلحت کے خلاف سمجھیں تو براہ راست اعلیٰ محکمہ خبر رسانی دعوت اسلام کو خبر بھیجا کریں اور ثواب آخرت حاصل کریں

۱۳ داعیان اسلام کے چال چلن اور طریق کار کی بھی پوری نگرانی رکھنی چاہیے۔ خبر رساں ہر وقت اس کا خیال رکھیں اور علاقہ کے محکمہ کو خبر بھیجیں۔ مگر ذاتی عداوت کے سبب کسی کو بدنام نہ کریں کہ خدا کے سامنے ان کو جواب دینا ہوگا اور محکمہ اعلیٰ کی تفتیش میں خبر سچ نہ ہوئی تو شرمندگی بھی ہوگی۔

۱۴ عیسائیوں اور آریوں کے مرکزوں یا ان کے لیڈروں کے ہاں خانساماؤں بہروں، کہاروں۔ چپڑاسیوں، کمپوڈروں، بھیک مانگنے والے فقیروں جھاڑو

دینے والوں، مردوں یا عورتوں۔ دھوبیوں، حجاموں، مزدوروں معماروں۔ اور خدمت گاروں وغیرہ سے خبریں لینے کا کام لینا چاہیے۔

۱۵۔ معلومات کسی نئے منصوبہ یا نئے ارادہ یا تجویز کی بابت ہونی چاہیے ایسی باتیں جن کا علم بغیر اس کوشش کے ہو سکتا ہو حاصل کرنی ضروری نہیں ہیں۔

۱۶۔ جو لوگ یہ خبریں لائیں انکو اجر آخرت کی بشارت دیجائے ورنہ ضرورت ہو تو خبر کی اہمیت کو دیکھ کر تھوڑا سا نقد معاوضہ دیدیا جائے اگر خبر رساں اسکا خواہشگار ہو

۱۷۔ علاقوں کے محکمہ میں افسر وہ مسلمان مقرر کئے جائیں جن کو انگریزی محکمہ خفیہ پولس کا تجربہ ہو اور دل میں اسلام کا درد بھی رکھتے ہوں یا جو تعلیم اور سمجھ اور دیانت میں اچھے ہوں

۱۸۔ سیاح، درویش، رمال، نجومی، مجذوب، فقیر، تعویذ دینے والے عامل پٹواری، اندھے بھکاری، محتاج فقیر، فقیر عورتیں جو گھروں میں جا سکیں، سبزی بیچنے والے مرد اور عورتیں اور غیر مسلموں کے خانگی خدمت گاروں سے بھی خبر رسانی کا کام لینا چاہیے۔

۱۹۔ اس کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ خبر سانوں کی سمجھ اور علم کو پہلے پرکھ لیا جائے کہ کس قسم کی خبر لانیکو اُنسے کہا جا سکتا ہے اور کس طریقہ سے اُن سے کہا جائے کہ خود ان کو نقصان نہو یا وہ بجائے خبر لانے کے یہاں کا راز دوسروں سے نہ کہدیں۔

غرض یہ ہے کہ یہ خبر رسانی کا کام حفاظت اور دعوت اور اشاعت اسلام کے لئے از حد ضروری ہے۔ مگر جس قدر ضروری ہے اسی قدر مشکل ہے۔ اس واسطے تجربہ کار لوگوں کی افسری میں اسکو دینا چاہیے۔

(رسالہ کے ابتدائی دو ایڈیشنوں میں یہ عبارت شائع ہوئی تو اس پر آریہ حضرات نے طوفان برپا کر دیا۔ حالانکہ مسلمانوں نے اس تجویز پر خاک عمل نہ کیا۔ لیکن امید ہے کہ کبھی نہ کبھی کسی کو توجہ ہو گی اس واسطے میں اس عبارت کو خارج نہیں کرتا)

ہر مسلمان کو داعی اسلام بننا چاہئے

یہ بڑی غلطی ہے کہ صرف علما و مشائخ پر دعوت و تبلیغ اسلام کو منحصر سمجھ لیا گیا ہی اسلام نے ہر مسلمان پر دعوت و تبلیغ کو لازمی قرار دیا ہے۔ لیکن بہت لوگ اپنی قوت کو سمجھتے ہی نہیں اور انکو یہ بتانا ضروری ہے کہ وہ دعوت اسلام کا کون سا کام کر سکتے ہیں۔

ذیل میں کام کرنے والوں کی ایک فہرست درج کی جاتی ہے اگر ذیل کے تمام طبقات میں دعوت و تبلیغ کی تحریک پیدا ہو گئی اور ہر مسلمان نے جوش صداقت سے کام شروع کر دیا تو تھوڑے عرصہ میں بے شمار نئے آدمی مسلمان بھی ہو جائیں گے اور پرانے مسلمانوں کی آریہ حملوں سے حفاظت اور حصار بندی بھی بخوبی ہو جائے گی اور پھر کسی حریف کو مسلمانوں کے عقائد برگشتہ کرنے کی ہمت نہ رہے گی۔

یاد رکھو

دعوت اور تبلیغ زبان اور عمل کی ایک لڑائی ہے اور لڑائی میں ہمیشہ فتح ہی نہیں ہوتی شکست بھی ہوا کرتی ہے۔ اس واسطے مسلمانوں کو اگر کسی جگہ ناکامی ہو تو اس سے پست ہمت نہ ہونا چاہیے کیونکہ سعی اور محنت کرنیوالوں سے پروردگار کا وعدہ ہے کہ آخر کار وہی فتحیاب و کامیاب ہونگے اگر مسلمان سعی و عمل میں مصروف رہے تو آسمانی نصرت انکا ساتھ دے گی اور وہ اسلامی علم کو ہندوستان کے ہر گوشہ میں نصب کر دیں گے۔

ان طبقات مسلمین کی تقسیم جن کو کام کرنا چاہیے

(۱) مشائخ (۲) علماء (۳) والیان ریاست (۴) کاشتکار (۵) دستکار (۶) تجار۔

(۷) ملازم پیشہ (۸) سیاسی لیڈر و ایڈیٹر شعرا و مصنفین (۹) ڈاکٹر و حکیم (۱۰) گانے والے (۱۱) گداگر (۱۲) جنتر رساں۔

زمرۂ مشائخ

(۱) سجادہ نشین (۲) مرید کرنیوالے فقرا (۳) نیاز اور میلاد کرنیوالی اصحاب (۴) عامل تعویذ گنڈے کرنیوالے (۵) سیاحت کرنیوالے تارک دنیا درویش (۶) رمل، نجوم، جفر کا کام کرنیوالے (۷) نیم ہوشیار مجذوب داور وہ لوگ جو اس زمرے میں میری یادداشت سے رہ گئے ہوں۔

زمرۂ علماء

(۱) فتوے دینے والے سنی شیعہ علما (۲) درس دینے والے سنی شیعہ علماء (۳) وعظ کہنے والے (۴) مناظرہ کرنیوالے (۵) مساجد کے امام (۶) قاضی (۷) دیہاتی مکاتب کے مدرس اور میاںجی (۸) علم دین پڑھنے والے طالب علم (۹) علم دنیا پڑھنے والے طالب علم (۱۰) وہ عورتیں جو وعظ و درس و تعلم کا کام کرتی ہیں۔ یا وہ لوگ جو میری یادداشت سے رہ گئے ہوں

والیان ریاست

(۱) بڑی بڑی ریاستوں کے مالک (۲) چھوٹی جاگیروں یا زمینداریوں کے مالک (۳) برادریوں کے چودہری اور پنچ (۴) ذیلدار اور نمبردار (۵) بڑی ریاستوں کے باثر عہدہ (۶) دار یا وہ جو میری یادداشت سے رہ گئے ہوں)

کاشتکار

(۱) زراعت پیشہ (۲) مالی اور باغبان (۳) زرعی کام کے مزدور یا وہ جو میری

یادداشت سے رہ گئے ہوں۔

دستکار

(۱) سونے چاندی کی چیزیں بنانے والے (۲) لوہے کے کاریگر (۳) مٹی کے کاریگر (۴) لکڑی کے کاریگر (۵) پتھر کے کاریگر (۶) روئی اور کپڑے کا کام کرنے والے (۷) کاغذ کا کام کرنے والے (۸) مصور (۹) ہر قسم کے دستکار۔

تجّار

ہر قسم کے تھوک فروش (۲) ہر قسم کے خوردہ فروش (۳) پھیری کرنے والے (۴) دور دراز ممالک میں تجارت کرنے والے (۵) دلال اور وہ جو تجارت کے ذیل میں آتے ہوں

ملازمت پیشہ

(۱) دفتروں کے اعلیٰ عہدہ دار (۲) دیہات کے پٹواری (۳) قصبات کے پوسٹ ماسٹر (۴) قصبات اور دیہات کے پولس افسر اور سپاہی (۵) بحری ملازمین (۶) ڈاکٹر اور کمپوڈر (۷) خفیہ پولس کے ماتحت چھوٹے عہدہ دار (۸) کانوں ملوں اور بڑے بڑے کارخانوں کے وہ عہدہ دار جن کے ماتحت کچھ آدمی ہوں (۹) خانساماں اور بہرے (۱۰) ریلوے ملازمین اور ان کے علاوہ وہ سب جو ملازمت کے ذیل میں آتے ہوں۔

سیاسی لیڈر، اڈیٹر، شعرا و مصنّفین

(۱) خلافت کے لیڈر (۲) کانگرس کے لیڈر (۳) ہر زبان کے مسلم اخبارات و رسائل کے اڈیٹران (۴) ہر زبان کے مسلم شعرا (۵) ہر زبان اور ہر علم کے مسلم مصنفین زیادہ سے زیادہ ..... ذیل میں آسکتے ہوں۔

اہل طب

(۱) آزاد مطب کرنے والے ہر قسم کے ڈاکٹر (۲) آزاد مطب کرنے والے ہر قسم کے دیسی حکیم (۳) بیمار داری کرنے والے مسلمان اور وہ سب جو اس ذیل میں آتے ہوں۔

گانے والے

(۱) ہر قسم کے قوال (۲) گویّے اور سازندے (۳) ہر قسم کے باجے بجانے والے (۴) گانے کے شوقین عام خوش آواز لوگ اور وہ سب جو اس ذیل میں آتے ہوں۔

گداگر

(۱) خاندانی پیشہ ور فقیر (۲) گانا گا کر بھیک مانگنے والے (۳) اندھے بھکاری۔ (۴) مونڈ چرے فقیر (۵) چوڑی والے فقیر جو لوہے کی چوڑیاں ہاتھ میں ڈال کر لکڑی سے ان کو بجاتے ہیں (۶) گداگر عورتیں جو گھر میں جا سکتی ہوں اور وہ سب جو اس ذیل میں آئیں۔

خبر رساں

(۱) خفیہ پولس کے مسلمان اہل کار اگر کچھ وقت قوم کو دیں (۲) پنشن یافتہ خفیہ پولیس والے (۳) جن کو لباس اور صورت بدلنے میں مہارت ہو اور جو کئی زبانیں جانتے ہوں (۴) گداگر خصوصاً گداگر عورتیں اور وہ ادنےٰ پیشے کرنے والے جو ہر جگہ جا سکتے ہوں یا سیاح درویش (۵) مشائخ علماء۔ زمیندار، کاشتکار۔ تجار۔ ملازمین۔ علم پیشہ ڈاکٹر و حکیم گانے والوں وغیرہ میں سے ہر شخص جو اپنی سمجھ اور عقل کے موافق خبر رسانی

کا کام کرنا چاہیے (۶) نیم ہوشیار مجذوب۔

تقسیم عمل

تقسیم عمل میں اس بات کا خصوصیت سے لحاظ رکھا جائے کہ ہر جماعت کے ہاتھ میں ایسے اختیارات ہوں جن میں کوئی دوسری جماعت دخل نہ دے سکے۔

مسلمانوں کے کام میں ہمیشہ اسی بات کی خرابی ہوتی ہے کہ وہ تقسیم عمل نہیں جانتے ایک شخص کے ہاتھ میں کئی کئی متضاد اختیارات دیدیتے ہیں اور اس کا نتیجہ باہمی کشمکش اور اختلافات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

تقسیم عمل میں خیال رکھنا چاہیے کہ منتظم جماعت کے افراد تجربہ کار، دور اندیش۔ اور دیانت داری میں مستند ہوں۔

بڑے بڑے نامور آدمیوں ہی کو ان کی شہرت کے سبب منتظم قرار دینا بعض اوقات مفید نہیں ہوتا۔ منتظم وہ ہوں جن کو سوائے اس ایک کام کے نہ گھر کا کچھ کام ہو نہ باہر کا کچھ اور کام ہو۔ چاہے وہ مشہور نہ ہوں مگر عملی تجربہ اور دیانت داری کی صفات ضرور رکھتے ہوں۔

منتظم عملہ کے لیے سب سے زیادہ چھوٹے چھوٹے مدرسوں اور کمیٹیوں کا قائم کرنا ضروری ہے۔ جہاں نومسلم اقوام اور ان کے بچوں کو اسلام کے ضروری ارکان سے آگاہ کیا جا سکے۔

دوسری بات بھی بہت ضروری ہے کہ واعظوں، منتظموں اور مناظرہ کرنے والوں کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ مقرر کی جائیں۔ ایک ہی شخص سے دو کام لینے مناسب نہیں ہیں بلکہ اس میں بڑا نقصان ہے۔

محکمہ دعوت و تبلیغ کو سب سے زیادہ اس کی احتیاط رکھنی ہو گی کہ شیعہ سنی اور صوفی

دہلی کے اختلافات پیدا ہوں۔ اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ہر فرقہ کے کارکن علیحدہ علیحدہ مرتب کئے جائیں۔ خلط ملط کرنا خطرناک ہو گا۔

موسیقی کی شاخ تبلیغ و دعوت کے لئے قائم کرنی بہت ضروری اور مفید ہے۔ علماء کو اس میں تامل ہو تو مشائخ کی طرف سے جداگانہ شاخ قائم کر لی جائے مگر اس کام کے نتائج کی اطلاع دعوت و تبلیغ کے مرکز کو دینی ضروری ہے تاکہ مرکزی قوت ہر چیز سے آگاہ رہے۔

حاصل مقصد یہ ہے کہ تقسیم عمل بہت ہی ضروری ہے۔ یہ عمدہ ہو گیا تو خدا نے چاہا ساری مشین عمدگی سے چلنے لگے گی۔

کن قوموں اور کن مقامات میں کام کیا جائے

اس کا فیصلہ تو وقت کی ضرورت کرے گی مگر میرے خیال میں سب سے زیادہ ضرورت دعوت اور تبلیغ کی ان ادنیٰ اور کمین ذاتوں میں ہے جو ہندوؤں کی نظروں میں بہت ذلیل ہیں۔ خصوصاً چماروں اور حلال خوروں میں پوری سعدی سے کام کرنا چاہئے بہت سے چمار عیسائی ہو گئے ہیں ہم اُن کو مسلمان کر سکتے ہیں یا جو عیسائی نہیں ہوئے ہیں ان کو مسلمان کرنے میں آسانی ہو گی۔

گونڈ بھیل، کنجر اور خانہ بدوش قومیں پیام اسلام سننے کے حقدار ہیں۔

ہر شہر میں، ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں۔ ہر کارخانہ میں بلکہ ہر گھر میں دعوت و تبلیغ اسلام کا موقع موجود ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ علماء پر اس کام کو منحصر نہ سمجھیں بلکہ یہ خیال کریں کہ خود ان پر بھی دعوت و تبلیغ فرض ہے اور وہ بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔

نہ دور دراز جانے کی ضرورت ہے نہ چندہ کرنے کی اور نہ کسی انجمن قائم کرنے کی ضرورت

ہے نہ داعی کو مولوی ہونے اور بڑی لیاقت رکھنے کی شرط ہے۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ تو بہت آسان اور بہت سادہ ہے۔ ہر شخص اس کو ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ کام کرنا چاہے۔ محض باتیں بنانے اور اعتراض کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو جیسا کہ آج کل بعض مسلمان صرف طعنے دینے اور دوسروں کی برائیاں کرنے کے سوا اور کچھ کام نہیں کرتے بس یہی کہتے ہیں کہ مولویوں نے یہ غفلت کی۔ مشائخ ایسے غافل ہو گئے۔ لیڈروں کو ذرا بھی توجہ نہیں ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ خود تم نے کیا کام کیا ہے محض چندہ دینے سے فرض پورا نہیں ہوتا ہے۔ زبان سے بھی کام کرو قدم سے بھی کام کرو وقت بھی اس کار خیر میں صرف کرو۔

مشائخ کے کام

اوپر مشائخ کی تفصیل سات حصوں میں لکھی گئی تھی اب ان کی وضاحت کی جاتی ہے اور ہر حصہ کا کام لکھا جاتا ہے۔

پہلا حصہ سجادہ نشینوں کا تھا یہ وہ لوگ ہیں جو کسی درگاہ کے یا کسی مشہور بزرگ کے بطور وارث یا متولی یا بطور جانشین کے ہوں انہیں سے بعض مرید بھی کرتے ہیں اور تلقین روحانی ان کی ذات سے وابستہ ہوتی ہے اور بعض محض جاگیردار ہوتے ہیں یا محض مریدوں کی نذر و نیاز سے بسر اوقات کے سوا تلقین کا کام نہیں کرتے۔

مذکورہ تمام اقسام کے سجادہ نشین تبلیغ اسلام کا فرض ادا کر سکتے ہیں۔ اگر وہ صاحب ارشاد ہوں اور مرید کرتے ہوں یا تلقین کا سلسلہ ان کے یہاں جاری ہو تب تو اپنے بزرگوں کے دستور اور رواج کے موافق دعوت اسلام کا کام شروع کر دیں اور خود یا اپنے ماتحتوں کے ذریعہ مریدوں کے علاقوں میں جو غیر مسلم اقوام ہوں یا نو مسلم لوگ رہتے ہوں ان کو مسلمان ہونے کا پیغام حکمت اور مناسب تدبیر کے ساتھ

دیں اور نومسلموں کی اصلاح اور تعلیم کا بندوبست کریں اور اپنے مریدوں کو بھی حکم دیں کہ ہر شخص دعوتِ اسلام کے ان کاموں میں سے ایک کام اپنے ذمہ لے جن کی تفصیل آگے درج ہے اُن کے مریدوں میں جو شخص کام کرسکتا ہو کرے۔ یا پیر صاحب خود تجویز کریں یا وہ مرید اپنے مذاق کے موافق بساط کے موافق ایک کام اپنے لیے پسند کرے۔

اور جن سجادہ نشینوں کے ہاں تلقین و اشارہ کا سلسلہ نہ ہو تو وہ مالی مدد داعیانِ اسلام کو دیں یا اپنے اثر کے ماتحت لوگوں کو عمل دعوت کی ترغیب دلائیں یا خود آگے کی تفصیلات میں سے کوئی کام اپنے لئے پسند کرلیں۔

دوسرا حصہ مرید کرنے والے فقرا کا ہے یہ کسی بزرگ یا درگاہ کے سجادہ نشین نہیں ہوتے مگر ان کو اپنے پیر سے مرید کرنے کی اجازت و خلافت حاصل ہوتی ہے ان کو بھی چاہیے کہ اپنے پیر کے زیر ہدایت تبلیغ کا کام کریں اور جاہل مسلمانوں کو نماز روزے اور عقائد اسلام کے مسائل اصولی سے آگاہ کرنے کا عمل کریں۔ اور کوشش یہ بھی ہو کہ غیر مسلم اقوام میں اُن کی مریدی کا اثر پھیلے اس کے لیے وہ مجھ سے خط و کتابت کرسکتے ہیں۔

تیسرا حصہ نیاز اور میلاد شریف کرنے والے لوگوں کا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مرید نہیں کرتے مگر بہ سبب عقیدت بزرگوں کے عرس کرتے ہیں۔

گیارھویں اور میلاد کی محفلیں اُن کے ہاں ہوتی ہیں ان کو چاہیے کہ ان مجالس میں غیر مسلم اقوام کو بھی برکت و سعادت حاصل کرنے کے لیے مدعو کیا کریں تاکہ بزرگوں کا روحانی اثر ان کو مائل اسلام کرے

چوتھے تعویذ گنڈے کرنے والے لوگ ہیں وہ مرید کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور ایسے بھی جو مرید نہیں کرتے۔ اُن کو چاہیے کہ جب کوئی غیر مسلم ان کے پاس آئے تو اسکو اسلام

کی خوبیاں سنا دیا کریں۔

پانچویں سیاحت کرنے والے فقرا ہیں یہ بہت بڑا کام کر سکتے ہیں ان کو دیہات میں جانے کا موقع ملتا ہے۔ ان کا فرض ہونا چاہئے کہ دیہات کی کمین قوموں کو اسلام کی خوبیاں سنایا کریں اور اولیاء اللہ کی کرامتوں کا چرچہ بھی ہر جگہ کرتے رہیں لکھے پڑھے مسلمانوں کا فرض ہے جن کی نظر سے یہ تحریر گذرے کہ جب وہ کسی ایسے سیاح درویش سے ملیں تو اس کو میرا پیغام سنا دیں اور کہدیں کہ اسلام تم سے اپنا حق طلب کرتا ہے۔

چھٹے رمل۔ نجوم۔ جفر کا کام کرنے والے لوگ ہیں ان کو زمرہ مشائخ میں محض اس وجہ سے شمار کیا گیا کہ ایک غیبی کام کا تعلق ان سے ہے یہ بھی اشاعت اسلام کا کام خوب کر سکتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ جب اپنے سوال کرنے والوں سے بات کریں تو موقع محل دیکھ کر اسلام کی کوئی بات بھی سنا دیں اور ممکن ہو تو اپنے فن کے جوابات میں ایسی بات کہیں جس کا تعلق اثر اسلام سے ہوتا ہو۔

ساتویں نیم ہوشیار مجذوب لوگ ہیں۔ اُن کی بات کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے ناظرین کو چاہیے کہ جب کسی ایسے مجذوب سے ملیں اسکو دعوتِ اسلام کی ضرورت بتلائیں تاکہ اس کے دل میں خیال جم جائے اور وہ اپنی باتوں سے کچھ کام کر سکے

عُلمار

زمرہ عُلمار کے دس حصہ کئے گئے ہیں۔ ہر حصہ کی تفصیل یہ ہے۔

پہلے فتوے دینے والے سنی شیعہ علما ان کا کام زیادہ تر حفاظت اور اصلاح سے تعلق رکھتا ہے۔ جب اُن کے پاس کوئی فتوے آئے ان کو چاہیے کہ ایک مسئلہ عقیدہ کا یا اصلاح خیال کا اپنی طرف سے علیحدہ کاغذ پر سائل کو بھیج دیا

کریں یا زبانی کوئی اصلاحی بات سنا دیا کریں۔

دوسرے درس دینے والے سنی شیعہ علما ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ شاگردوں کو دعوت و تبلیغ کا شوق ہر روز دلایا کریں۔

تیسرے واعظ علما رہیں ان کو چاہیے کہ آج کل ہر جگہ دعوت و تبلیغ اسلام کا شوق دلانے کے وعظ کہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو محض مسائل عقائد اور مسائل صوم و صلواۃ سنائیں اور جہاں تک ممکن ہو اختلافی مسائل میں دخل نہ دیں۔

چوتھے مناظرہ کرنے والے علما ہیں ان کو چاہیے کہ غیر مسلم اقوام کے عقائد کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور ایک ایک مسئلہ میں ایک ایک مناظر ایسی مشق کرے کہ پھر اس کا کوئی جواب ہی نہ ہو۔

مثلاً ایک مناظر کو ردِ تثلیث میں خوب مہارت ہو ایک کو الوہیت مسیح کا رد کرنا خوب آتا ہو۔ ایک عیسائیوں کی مذہبی معاشرت کی خرابیاں بیان کرنے میں مشاق ہو ایک آریہ سماج کے مسئلہ قدامت روح، مادہ وخدا کا رد کرنا جانتا ہو۔ ایک مسئلہ تناسخ کی تردید کر سکتا ہو۔ ایک آریوں کے نیوگ پر بحث کرنے میں کامل ہو۔

غرض تقسیم عمل کرنی چاہیے تاکہ جس قسم کی بحث پیش آئے اس میں وہ ماہر کام کر سکے۔ مناظر کو چاہیے کہ جو موضوع اختیار کرے اس میں پھر کوئی کسر باقی نہ چھوڑے جیسے آنکھ کے، کان کے ڈاکٹر الگ الگ ہوتے ہیں ایسا ہی ان مناظرین کو بھی اپنے فن کا صاحب کمال ہونا چاہیے۔

پانچویں مسجد کے امام ہیں ان کو ہر نماز خصوصاً نماز جمعہ کے بعد نمازیوں کو دعوت اسلام اور اصلاح مسلمین کے آسان طریقے بیان کرنے چاہئیں۔

چھٹے قاضی ہیں ان کو چاہیے کہ شادیوں میں جا کر نکاح کے وقت عام مجمع میں

عام مجمع میں کچھ مسائل ضروریہ بیان کر دیا کریں۔ مثلاً رشتہ کن کن عورتوں سے حلال اور کن کن سے حرام ہے۔ اور شوہر کے بیوی پر اور بیوی کے شوہر پر کیا کیا حقوق ہیں۔

ناواقف قاضیوں کو چاہیئے کہ ان ضروری مسائل سے آگاہ ہوں اور ناظرین کتاب ہذا کو چاہیے کہ وہ قاضیوں کو ان مسائل سے ماہر ہونے اور بیان کرنے کے لئے مجبور کریں۔ ایسا ہوا تو ان کو داعی اسلام کا ثواب ملے گا۔

ساتویں دیہاتی مکتبوں اور مدرسوں کے مدرس ہیں یہ بھی بہت اچھا کام کر سکتے ہیں ان کو اشاعت و حفاظت اسلام کا پورا موقع حاصل ہے ان کو چاہیئے کہ دعوت و تبلیغ کے محکمۂ اعلیٰ سے مسائل ضروریہ کے رسائل طلب کر کے لڑکوں کو سنائیں۔ ان کے والدین کو سنائیں اور گاؤں میں جو غیر مسلم خصوصاً کمین ذات کے لوگ ہوں ان کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کر کے ترغیب اسلام دیں۔

آٹھویں علم دین پڑھنے والے طالب علم ہیں ان کو اپنی خواندگی سے بچا ہوا یا دانستہ بچایا ہوا وقت قریب کے محلہ میں خرچ کرنا چاہیئے مسلمانوں کو مسائل بتائیں غیر مسلموں کو اسلام کی خوبیاں سنائیں کوئی کچھ ہی کہے یہ اپنا کام کرتے رہیں

نویں وہ طالب علم ہیں جو انگریزی یا علوم دنیا پڑھتے ہیں ان کو بھی اپنا بچا ہو یا بچایا ہوا وقت غیر مسلموں خصوصاً کمین لوگوں میں جا کر اسلام کی ترغیب دلانے میں خرچ کرنا چاہیے یا دعوت اسلام کے محکمہ خبر رسانی کا کام کرنا چاہیئے

دسویں وہ عورتیں ہیں جو وعظ کا پیشہ کرتی ہیں۔ یا پڑھاتی ہیں ان کو بھی مسائل عقائد و مسائل اصلاح عورتوں کو سنانے چاہئیں۔ اس سے ان کو دعوت اسلام کا ثواب حاصل ہوگا۔

اہل ریاست

ہندوستان میں تقریبًا ایک ہزار برس مسلمانوں نے حکومت کی مگر اس کے باوجود اسلامی ریاستیں ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس کا کہ مسلمان بادشاہوں نے اپنی قوم سے زیادہ ہندو قوم کو بڑھانے کی کوشش کی تھی مگر افسوس ہے کہ آریہ سماجی حضرات انہی فیاض اور بے تعصب بادشاہوں کو بدنام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلمان بادشاہ بڑے جابر اور ظالم تھے۔

ہندو ریاستوں میں کھلم کھلا پنڈت مدن موہن مالوی صاحب کی تحریک سے ہندی زبان حکمًا اور جبرًا جاری کردی گئی ہے۔ مگر مسلمان ریاستوں میں سوائے حیدرآباد اور بھوپال وغیرہ کے بہت کم رئیسوں کو اردو زبان کے رواج کا خیال ہے۔

ایسا ہی مسلمان بادشاہوں پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انھوں نے ہندوؤں کو جبرًا مسلمان کیا۔ لیکن یہ بالکل غلط الزام ہے۔ اگر درست ہوتا تو آج ایک ہندو بھی اس ملک میں باقی نہ رہتا۔ سب مسلمان ہو جاتے لیکن حال یہ ہے کہ ہندو ہر جگہ سوائے چند مقامات کے مسلمانوں سے زیادہ ہیں۔

بہر حال اب ضرورت ہے کہ مسلمان والیان ریاست بھی اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ ہندو ریاستوں نے علانیہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی تحریک میں عملی حصہ لینا شروع کر دیا ہے تو مسلمان ریاستوں کو بھی تامل کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے جس میں گورنمنٹ انگریزی اعتراض کرے۔ بلکہ ایک مذہبی اور خانگی بات ہے۔

میں یہ نہیں چاہتا کہ والیان ریاست اپنی ہندو رعایا پر کچھ جبر کریں یا کسی ایسی ترغیب سے ان کو مسلمان کرنا چاہیں جو ان کے حقوق محکومیت کے خلاف ہوں

میری خواہش تو صرف یہ ہے کہ اسلام کے قواعد تبلیغ کی بموجب جو بہت نرم اور بہت حکیمانہ اور بہت ہمدردانہ ہیں ان کو اسلام کی طرف بلایا جائے۔

اس کی یہ صورت ہے کہ ہر ریاست اپنے ہاں ایک محکمہ تبلیغ اسلام کا قائم کرے اور وہ محکمہ تمام ریاست کے باشندوں کے مذاہب کا مطالعہ کر کے اشاعت اسلام کے مناسب طریقے جاری کرے۔

نیز والیان ریاست کو اپنے ان تمام متوسط درجہ کے عہدہ داروں کو حکم دینا چاہیے جن کا تعلق ریاست کے ساتھ ہوتا ہے کہ وہ عقلمندی اور مناسب حکمتوں کے ساتھ رعایا کے افراد کو مسلمان ہونے کی ترغیب دیں۔

سب سے زیادہ اچھوت اور کمین لوگوں کو مسلمان کرنے کی کوشش کرنی چاہئے والیان ریاست کو میں سوائے اس ترغیب کے کام کی نوعیت کا مشورہ دینا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ہر رئیس کی ریاست میں جو حالات ہوتے ہیں ان کی مصلحت وہ خود ہی خوب جانتا ہے۔ ان مصالح کو پیش نظر رکھ کر وہ خود اپنے طریقہ کو تجویز کر سکتے ہیں

جن ریاستوں کے عہدہ داروں کی نظر سے یہ تحریر گذرے ان کو لازم ہے کہ اس کے بعض حصے ریاست کے حاکم کو سنا دیں کہ ان پر اسلام کا حق ادا کرنا فرض ہے جو اس طرح پورا ہو جائے گا۔

دوسرے چھوٹی چھوٹی جاگیروں اور زمینداریوں کے مسلمان مالک بھی۔ والیان ریاست کے برابر کام کر سکتے ہیں وہ اپنے زیر اثر لوگوں کو جو حکم دیں تعمیل کیا جائے گا۔ کمین اور اچھوت لوگوں کی دلجوئی و دلداری کر کے ان کے بچوں کو اسلامی تعلیم دی جائے اور خود ان کو مسلمان ہو جانے کی رغبت دلائی جائے

تیسرے برادریوں کے چودھری اور پنچ بڑا کام کر سکتے ہیں ان کے اندر واعظوں اور بڑی ریاستوں کے رئیسوں سے زیادہ قوت ہوتی ہے وہ اگر

چاہیں تو بات کی بات میں بہت سے آدمیوں کو مسلمان کر سکتے ہیں۔ برادری کا زور بڑی چیز ہے ان کو چاہیئے کہ نرمی اور حکمت کے ساتھ اور کہیں ضرورت ہو تو برادری کا زور دکھا کر بغیر کسی زیادتی کے کمین قوموں کو مسلمان کریں۔

چوتھے نمبردار اور ذیل دار حضرات ہیں ان کا اثر بھی اشاعت اسلام کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اپنے اپنے علاقہ اور ذیل میں ذیل دار اور نمبردار خود مختار حاکم ہوتا ہے اس کو چاہیئے کہ اسلام کا حق ادا کرے اور خصوصیت سے کمین قوموں کو مسلمان کرنے کی کوشش میں مصروف ہو جائے۔

پانچویں بڑی ریاستوں کے عہدہ دار ہیں وہ ایک تو حاکم ریاست کو اس دینی کام کی طرف وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہیں اور دوسرے خود بھی اپنے زیر اثر لوگوں کو اسلامی دعوت پہنچائیں۔

ان پانچوں اقسام کے حضرات کو سب سے زیادہ اچھوت اور کمین قوموں کو مسلمان کرنے اور ان کے لئے اسلامی درس گاہیں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اے بھائیو ہوشیار ہو جاؤ دشمن تمہارے بھائیوں کو بے دین اور مرتد بنانا چاہتے ہیں اور اسلام تم سب کو پکار کر کہتا ہے کہ اٹھو میرا حق ادا کرو تا کہ قیامت کے دن خدا و رسول کے سامنے تم کو شرمندگی نہ ہو۔

کاشتکار

زراعت پیشہ لوگوں کو کمین اور اچھوت قوموں سے ملنے اور ان سے کام لینے اور ان کے ساتھ کام کرنے کا بہت موقع ہوتا ہے۔ ان پر بھی فرض ہے کہ ادنیٰ ذات کے ہندوؤں کو اسلام کا پیغام پہنچائیں اور ان کو مسلمان ہونے کی بھی ترغیب دیں اور جب وہ مسلمان ہو جائیں تو انکے ساتھ سچی برادرانہ ہمدردی کا

برتاؤ کریں۔

اس پیشہ میں مالی باغبان اور ہر قسم کے زراعت پیشہ مزدور وغیرہ شامل ہیں۔ علماء و مشائخ کو چاہیے کہ ان لوگوں کو اسلامی عقائد سکھا دیں تاکہ یہ ہندوؤں کو اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔ کہ عوام اور غربا میں خدمت دین کا جوش سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

دستکار

دستکاروں کی جماعت بہت بڑی ہے سونے چاندی، لوہے مٹی۔ لکڑی پتھر۔ روئی کپڑے کاغذ کے کام کرنے والے۔ اور مصور اور ہر قسم کے دستکار تمام شہروں اور قصبات و دیہات میں پائے جاتے ہیں۔ علماء کو چاہیے کہ پہلے ان کو اسلامی ضروریات اور عقائد سے آگاہ کریں۔ اور پھر ان کو داعی اسلام بننے کی رغبت دلائیں یہ لوگ بہت عمدگی اور سچے جوش سے اس خدمت کو ادا کریں گے۔

تجار

پروفیسر آرنلڈ نے لکھا ہے کہ اسلام مشائخ اور تاجروں نے پھیلایا تھا اب وہ زمانہ ہے کہ تجار اپنے فرض سے غافل ہو گئے ہیں اور وہ جانتے بھی نہیں کہ ان کے بزرگوں نے کیا کیا کام کیے تھے۔ ضرورت ہے کہ وہ سب اپنے قدیمی فرض کو یاد کریں اور دعوت اسلام کا کام از سرنو شروع کیا جائے۔

تھوک فروشوں کے پاس دور دور کے بیوپاری آتے ہیں ان کو چاہیے کہ ہر بیوپاری کو اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ خردہ فروشوں کا تعلق عوام خریداروں سے ہوتا ہے دکان پر بیٹھے بیٹھے وہ دعوت اسلام کا کام کر سکتے ہیں۔ نہ پیسہ کا

خرچ ہے نہ وقت کا مفت میں ثواب ملتا ہے ان کو چاہئے کہ جب ان کی دکانوں پر ادنیٰ ذاتوں کے ہندو خریداری کے لئے آئیں تو خندہ پیشانی اور نرمی کے ساتھ ان کو مسلمان ہو جانے کی ترغیب دلائیں اور اسلامی مساوات کی خوبیاں بھی ان کو سنائیں۔

پھیری کرنے والے دوکانداروں کو اس کا بڑا موقع ہے وہ گھروں پر جاکر عورتوں کو اسلام کی خوبیاں سنا سکتے ہیں۔

دور دراز ممالک میں جاکر تجارت کرنے والے بھی غیر مسلم اقوام کو اسلامی دعوت دے سکتے ہیں۔ اسلام انہی بیلچ تاجروں نے پھیلایا تھا۔ دلالی کا پیشہ بھی دعوت اسلام کے لئے مناسب ہے جو لوگ دلال ہوتے ہیں ان کو ہر دکان پر جانا پڑتا ہے چار باتیں بیپار کی کریں تو ایک بات اسلام کی سنا دیں۔

ملازمت پیشہ

دفتروں کے اعلیٰ عہدہ دار اگر آریہ ہوں تو وہ بڑے جوش سے کام کرتے ہیں۔ مسلمان عہدہ داروں کو چاہئے کہ وہ بھی آریوں کی طرح اپنے سچے مذہب کی اشاعت کا خیال کریں۔ اپنے ماتحتوں کو اسلام کی رغبت دلانے کا ان کو پورا موقع حاصل ہے۔

سب سے زیادہ اور بہت ہی مفید کام کرنے والے پٹواری ہو سکتے ہیں ان کو ہر گاؤں میں جانے کا موقع ہوتا ہے۔ اگر وہ کمین اقوام کو اسلام کی دعوت پہنچائیں تو بڑا فائدہ ہوگا۔

پٹواریوں کی طرح قصبات اور دیہات کے پوسٹ ماسٹروں کو بھی دعوت اسلام میں آسانی ہے۔ جب کوئی غیر مسلم یا ادنیٰ ذات کا ہندو ڈاکخانہ میں آئے اس سے دو

مانیں اسلام کی خوبیوں کی کرلینی چاہییں یہ فتنہ رفتہ رفتہ انز ہو جائے گا۔

قصبات اور دیہات کے پولس افسر و سپاہی بھی نرمی اور محبت سے کمین ذات لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں تو کامیاب ہو سکتے ہیں۔

نہری ملازمین کو بھی دیہات میں جانا پڑتا ہے وہ بھی ادنیٰ کے ذات کے لوگوں کو مسلمان کرنے کا کام کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر اور کمپوڈر لوگوں کا عوام سے ہمیشہ تعلق رہتا ہے ان کو چاہیے کہ اپنے زیر علاج مریضوں کی ایسی محبت سے تیمار داری کریں کہ ان کو اسلامی محبت و مساوات کا عملی نمونہ نظر آ جائے اور اس حالت میں مسلمان ہونے کی رغبت دلائی جائے

خفیہ پولس کے آدمی اسلامی خبر رسانی کا کام بھی کر سکتے ہیں اور دعوت اسلام کا فرض بھی ان کو ادا کرنا چاہیے کیونکہ ان کو جگہ جگہ جانا پڑتا ہے

کاٹن ملوں اور کارخانوں کے وہ بڑے عہدہ دار جن کے ماتحت کچھ آدمی ہوں بہت کامیابی سے نئے مسلمان کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مزدور عموماً ادنیٰ ذات کے ہندو ہوتے ہیں۔ اگر وہ مسلمان کرنے کی کوشش کریں تو ہزاروں مزدور مسلمان ہو سکتے ہیں۔

انگریزوں کے خانساماں اور بہرے انگریزوں کے عیسائی نوکروں خصوصاً حلال خوروں کو مسلمان کرنے کی کوشش کریں۔

ریلوے ملازمین کو بھی مسافروں میں تبلیغ اسلام کرنی چاہیے وہ بہت اچھا اور مؤثر کام کر سکتے ہیں۔

یاد رہے

کہ مذکورہ اقسام میں جس قدر لوگوں کی تفصیل لکھی گئی ہے ان کے کام کے کرنے میں

قدم قدم پر ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں کی مزاحمت پیش آئے گی۔
بعض موقعوں پر ان کی ملازمت اور پیشہ اور معاش پر بھی حملے کئے جائیں گے
اس واسطے دعوت اسلام کا کام نہایت احتیاط اور عقلمندی سے کرنا چاہیے۔ کہ
حریفوں کی ضرب سے حفاظت رہے اور بالفرض کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس
کو راہِ خدا کا زخم تصور کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ مدد کرے گا اور اپنے خزانہ
غیب سے روزی عطا فرمائے گا کسی بات سے ڈرنا اور پست ہمت نہ ہونا
چاہیے کہ پہلے مسلمانوں نے تو اس میدان میں اپنی اور اپنے بال بچوں کی جانیں تک
قربان کی ہیں اور گھر بار تک برباد کردئے ہیں ۔ مسلمان تو ہر وقت مقام امتحان
میں ہے اس کو کسی حال میں شکستہ خاطر ہونا چاہیے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان ایک
دوسرے کی امداد پر مستعد اور کمر بستہ رہیں۔

سیاسی لیڈران اڈیٹران شعرا اور مصنفین

ان تمام حضرات کا کام دماغی اور علمی ہے خلافت کے لیڈروں کو
یہ خیال چھوڑ دینا چاہیے کہ اشاعت اور تبلیغ میں دخل دیں گے تو ہندو ناراض
ہوں گے کیونکہ اب پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے۔
۱۶۔ مارچ کو دہلی میں جلسہ ہوا جس میں ہندو۔ مسلمان۔ سکھ سب لوگ جمع
تھے۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے اس کی صدارت فرمائی تھی۔ اس جلسہ میں مسیح الملک
حکیم اجمل خاں صاحب نے نہایت نرمی اور سنجیدگی سے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ میں
مسلمان ہوں اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانا میرا فرض ہے اور میں اس کام
کی مدد کرنا ملکی اصول کے منافی نہیں سمجھتا۔
حکیم صاحب کی اس تقریر کے خلاف دیش بندھو صاحب نے نہایت سخت تقریر کی

اور سردار گور بخش سنگھ صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ہندو صاحب یہاں جلسہ میں بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ڈنڈے اور چھری سے کام لوں گا یعنی مسلمانوں پر ڈنڈا اور چھری چلاؤں گا۔ اس پر سردار صاحب نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ جب یہ خیالات پیدا ہو گئے ہوں تو اتحاد کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

بہر حال مسلمانوں کو تو ڈنڈا اور چھری چلانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے ان کو تو اپنے مسلمان بھائیوں کو ارتداد سے بچانا اور دوسرے اچھوت ہندوؤں کو مسلمان بنانا ہے ان کو کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں ہے۔ لیکن لڑائی خواہ مخواہ سر پر آجائے تو اس کو برداشت کرنا اور میدان سے پیچھے نہ ہٹنا بھی مسلمان کی شان ہے۔

خلافت کے لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ اتحاد کو محفوظ رکھنے کی کوشش کے ساتھ ہی اشاعت و حفاظت اسلام کا فرض بھی ادا کریں اور وہ یہی ہے کہ تبلیغ کے نظم کو ایک آئین اور قاعدے کے اندر لائیں تاکہ تمام ہندوستان کی خلافت کمیٹیاں تبلیغ کا کام کرنے لگیں (اہل خلافت نے اس مشورے پر مضحکہ اڑایا اور کوئی شخص آگے نہ بڑھا مگر ہندو لیڈر ارتداد کی حمایت کھلم کھلا کرنے لگے)

خلافت نے ایک خاص نظام عمل مسلمانوں میں پیدا کر دیا ہے۔ خدا کے فضل سے اب ترکوں کو تو اطمینان کی صورت حاصل ہو گئی جاتی ہے۔ اس وقت خلافت کمیٹیوں سے حفاظت و اشاعت کا کام لینا چاہیئے جمعیت علماء کے افراد تو ادھر متوجہ ہو چکے ہیں مگر جس قدر باقی ہیں ان کو بھی اس ضرورت کا فوراً احساس کرنا چاہیے۔

اشاعت اسلام اور سوراج

جو مسلمان کانگریس کے لیڈر یا کام کرنے والے ہیں ان کو سوراج کی تحریک اسی تحریک

سے پوری کرنی چاہیے۔ اگر تمام اچھوت اقوام مسلمان ہو جائیں تو مسلمانوں کا پلہ ہندوؤں کے برابر ہو جائے گا اور حصول سوراج کے وقت وہ ہندوؤں کے گلے میں چکی کا پاٹ نہ رہیں گے۔ جن کو اٹھا کر ہندوؤں کو چلنا پڑے بلکہ وہ خود اپنے پاؤں کے سہارے کھڑے ہو سکیں گے۔ ہندو بائیس کروڑ ہیں۔ مسلمان صرف آٹھ کروڑ ہیں اگر چھ کروڑ اچھوت مسلمان ہو جائیں تو مسلمانوں کی تعداد چودہ کروڑ ہو جائے گی اور پھر مسلمانوں میں اتنی کمزوری نہ رہے گی جو وہ ہندوؤں کے لئے بار خاطر ہوں۔ اس واسطے کانگریس کے مسلم لیڈروں کو سب سے زیادہ اچھوت ہندوؤں کو مسلمان کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ان کا کام بھی یہی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ کی کانگریس کمیٹیوں کے ذریعہ ان اقوام کی رپوٹ تیار کرائیں جہاں اشاعت اسلام کی ضرورت ہو تاکہ داعیان اسلام وہاں جا کر کام کر سکیں۔

رپوٹ کے علاوہ ان کو یہ بھی کرنا چاہیے کہ ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف کوئی اشتعال غلط فہمی سے پیدا نہ ہونے دیں (اس تجویز کو بھی مسلمانوں نے ٹھکرا دیا اور کچھ توجہ نہ کی مگر ہندوؤں نے عمل شروع کر دیا)

مسلم اخبار اور رسالوں کا یہ فرض ہے کہ مسلسل ایسے مضامین شائع کریں جن سے داعیان اسلام کو مالی و علمی تقویت پیدا ہو اور قوم کا جوش اشاعت و تبلیغ قائم اور برقرار رہے۔

شدھی نہ لکھو ارتداد لکھو

یہ بات سب سے زیادہ قابل اصلاح ہے کہ مسلم اخبار آریوں کے لفظ شدھی کو استعمال نہ کیا کریں اس کے عوض ارتداد یا مرتد لفظ مناسب اور درست ہے کیونکہ شدھی کے معنی پاک ہو جانے کے ہیں پس اگر مسلمان مرتد ہونے کو پاک ہونا کہیں

قلم یا زبان سے ادا کریں گے تو ان کو سخت گناہ کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ اگر حضرت اللہ ہی لکھا جائے تو مناسب ہے یعنی لفظ شدھی کے شروع میں الف لگا دیا جائے۔
مسلم پریس کے لئے یہ خیال بہت ضروری ہے کہ موجودہ جوش ٹھنڈا نہ پڑ جائے اس کو دوامی طور سے قائم رکھنے اور لیڈروں کو بیدار کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

بڑی ضرورت ہے کہ مسلم شعرا بھی ادھر متوجہ ہوں اُن کو آسان الفاظ میں ایسی نظمیں لکھنی چاہئیں جن میں عقائد اسلام یا نماز روزہ کے مسائل کا بیان ہو۔ اسلامی محاسن اخلاق کی جس قدر نظمیں موجود ہیں ان کو از سر نو نئی ترتیب سے مکمل کر کے چھاپنا اور شائع کرنا ضروری ہے۔ (اب تک کسی شاعر نے اس طرف توجہ نہیں کی)

سانگ

ہندوں میں ڈرامہ کی طرز پر سانگ کا دستور ہے۔ سانگوں میں ہندوؤں کی لڑائی کے حالات اور دیگر اخلاقی واقعات قصوں کے پیرایہ میں دکھلائے جاتے ہیں۔ دیہات میں ان سانگوں کا بڑا شوق ہے۔ بازار میں ملکان کی لڑائی کے نام سے ایک منظوم کتاب بکتی ہے اس کو مسلم شعرا تک پہنچانا چاہئے تاکہ وہ دیکھیں کہ جن ملکانہ راجپوتوں کو مرتد بنانے کی کوشش ہو رہی ہے ان کے خیالات کی بنا پر اسلامی بہادری کے قصے اور اخلاقی واقعات سانگ کے طریق پر لکھے جائیں۔ سانگ کرنے والے عموماً مسلمان ہیں بخوشی قومی خدمت کے لئے آمادہ و تیار ہو جائیں گے
ممکن ہے حضرات علماء کو اس تجویز سے اختلاف ہو۔ مگر یہ درخواست میں نے ان

لوگوں سے کی ہے جو گانے بجانے اور سوانگ کو ناجائز نہیں سمجھتے اور میں بھی انہی میں ہوں۔

مسلمان مصنفین کا فرض بھی اس موقع پر بہت اہم ہے ان کو سب کام چھوڑ کر بس اس طرف متوجہ ہو جانا چاہیے کہ تبلیغ اسلام کے طریقے کتابوں سے تلاش کر کرکے شائع کریں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کو مسلمانوں کی شجاعت کے کارنامے بھی مرتب کرنے چاہئیں جن سے ہندو اور اچھوت متاثر ہوسکیں اور مسلمانوں کی معاشرت اور مساوات کی مثالیں لکھنی چاہئیں جو اچھوت اقوام کو سنائی جاسکیں اور تحفظ اسلام کے لیے مسائل اور عقائد کے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ لکھنے چاہئیں جو مسلم اقوام میں بکثرت شائع کیے جائیں۔

غرض وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ اور قوت علم اور مطالعہ کو ہمہ تن حفاظت و اشاعت اسلام کی طرف متوجہ کردیں اور ثابت کرکے دکھادیں کہ مسلمانوں کا ہر طبقہ حفاظت و اشاعت اسلام میں مصروف ہو گیا ہے اور کلمۂ لاالہ الا اللہ کی اسٹیم سے جو مشین چل رہی ہے اس کے سب پرزے پوری طرح اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں۔

بل طب

آزاد مطب کرنے والے حکیم اور ڈاکٹر حفاظت و اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں تو اپنے اثر سے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ دیسی اطبا کا عوام پر بہت اثر ہوتا ہے غیر مسلم اقوام بھی یونانی حکما سے معالجے کراتی ہیں۔

اشاعت اسلام کا جذبہ طبابت پیشہ لوگوں کے دل میں ہو تو وہ موقع اور مصلحت کا لحاظ رکھ کر دینی خدمت بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

گانے والے

قوال ہر جگہ موجود ہیں اور قوالی میں ہر قسم کی غیر مسلم قومیں شریک ہوتی ہیں اگر قوال لوگ محاسن اسلام اور محاسن توحید کی غزلیں یاد کریں اور اشاعت اسلام کی نیت سے اُن کو گائیں تو اللہ تعالیٰ اثر پیدا کرے گا۔

ہر قسم کے گویوں اور باجے والوں کو آمادہ کرنا چاہیئے کہ وہ ہر مجلس میں ایک دو چیزیں اسلامی شان کی ضرور گایا کریں۔

ممکن ہے اس میں علماء کو اعتراض ہو اس واسطے خوش آواز مسلمانوں کی جماعتیں بنانی چاہئیں جو جگہ جگہ اس قسم کی غزلیں گاتے پھریں۔

ہندوستان میں گانے کی قوت وعظ و نصیحت سے زیادہ موثر ہوتی ہے گانے والوں کو اس تحریک میں شریک کرنا میرے خیال میں بہت ہی ضروری ہے جو حضرات اس کو پسند نہ کریں میں ان کو قائل کرنے کے لئے حجت نہیں کرنی چاہتا میرے مخاطب صرف وہ حضرات ہیں جو اس مصلحت کو سمجھتے ہوں اور جن کو گانے سے احتیاط نہ ہو۔

گداگر

مسلمانوں میں گداگروں کی بڑی کثرت ہے۔ قوم ان کی اصلاح کرنی چاہتی ہے اصلاح تو جب ہو گی ہو جائے گی اس وقت تو ان کو کام کا آدمی بنانا چاہیئے اور وہ یہی ہے کہ ہر گداگر کو اشاعت اسلام کی ضرورت سمجھائی جائے اور اس سے کہا جائے کہ وہ اس طریقہ سے کام کر سکتا ہے۔

جو فقیر پیشہ در بھکاری ہیں ان کو ایسی صدائیں یاد کرائی جائیں جن میں

محاسن اسلام کا بیان ہو - جو گانا گا کر بھیک مانگتے ہیں ان کو بھی اس قسم کی نظمیں یاد کرائی جائیں - جن میں اسلام کی برتری کا ذکر ہو - اندھے بھیک مانگنے والے عموماً خوش آواز ہوتے ہیں ان کو خصوصیت سے ایسی غزلیں اور نظمیں یاد کرائی جائیں کیونکہ ان کی طرف عوام کو توجہ زیادہ ہوتی ہے -

(افسوس ہے اس تجویز پر بھی عمل نہوا)

مونڈ چرے فقیر ہوتے ہیں جو اپنے جسم پر زخم لگا بھیک مانگتے ہیں ان سے بھی کام لینا چاہیے - چوڑیاں بجانے والے فقیر نظیر اکبرآبادی کی نظمیں پڑھا کرتے ہیں - اب ان کو اسلامی نظمیں بھی یاد کرائی جائیں -

گداگر عورتیں جو گھروں کے اندر جا سکتی ہیں - خبر رسانی کا کام اچھا کر سکتی ہیں -

قانون پیشہ لوگ

طبقات مسلمین کی تقسیم میں قانون پیشہ لوگوں کا ذکر رہ گیا حالانکہ یہ طبقہ قوم کا سب سے زیادہ ضروری حصہ ہے خلافت و کانگریس کی تحریک میں اس جماعت نے سب سے زیادہ کام کیا ہے - اس طبقہ کو عوام سے رات دن سابقہ رہتا ہے اس کو بھی حفاظت اور اشاعت اسلام کا کام کرنا چاہیے - بلکہ اس گروہ سے تو یہ امید ہے کہ اشاعت اور حفاظت سے نظم کو اپنے ہاتھ میں لے -

میری غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ اور ذہن کو سوچنے اور طرز عمل مقرر کرنے کا ایک راستہ معلوم ہو جائے - نیز ان کے ہر طبقہ میں اشاعت و تبلیغ کا شوق پیدا ہو جائے -

انسان کا کام محض سعی ہے اس کا پورا کرنا پروردگار عالم کے قبضہ میں ہے

اور وہی نیت اور ارادے کا دیکھنے والا اور صراط مستقیم پر چلانے والا ہے اور اسی سے یہ آخری دعا ہے کہ الٰہی سیدھا راستہ دکھا - ان کا راستہ جن پر تیرا انعام ہو نہ ان لوگوں کا راستہ جن سے تو ناراض ہے -

انک سمیع الدعا

حسن نظامی

دوسری اشاعت

یہ رسالہ پہلی شعبان ۱۳۴۱ھ کو مرتب ہوا اور اسی ہفتہ میں شائع ہو گیا - کچھ کاپیاں احباب و اہل سلسلہ نے خرید کر تقسیم کیں اور باقی سب میں نے اپنے خرچ سے مفت بانٹ دیں - الغرض رمضان شریف کے اندر ہی یہ رسالہ تمام و کمال ختم ہو گیا اور چاروں طرف سے اسکی مانگ جاری رہی خصوصاً افریقہ سے برادران سلسلہ نظامیہ کی فرمائش ہوئی تو میں نے اس میں کچھ ترمیم کر کے مکرر شائع کرا دیا اب یہ مفت تقسیم نہیں ہو گا - جن لوگوں کو مفت تقسیم کرنا ہو حلقہ مشائخ دہلی سے طلب کریں

تیسری اشاعت

الحمد للہ یہ رسالہ تیسری مرتبہ شائع ہوتا ہے - دوسرا ایڈیشن جون سنہ ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا تھا اور یہ تیسرا اپریل سنہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہو رہا ہے -

(حسن نظامی)

نتیجہ

جیساکہ اس اشاعت سوئم کے دیباچہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ رسالہ داعی اسلام کے دو ایڈیشنوں کے بعد مجکو رسالہ ہذا کی تجاویز کے نتیجہ سے کچھ زیادہ خوشی اور تسلی نہیں ہوئی بلکہ ایک لحاظ سے افسوس ہوا کہ میری یہ اسکیم مسلمانوں کی بجائے آریہ سماج کو مفید ہوئی۔

آریہ سماج نے دو باتیں اس رسالہ سے اپنے مفید مطلب حاصل کیں۔ ایک تو یہ کہ آریہ فرقے کے وہ سب طبقے آریہ سماج کی اشاعت میں مصروف ہو گئے جو اب تک اس تحریک سے غافل تھے۔ کیونکہ میں نے جن مسلم طبقات کے کام بتائے تھے۔ آریہ سماج نے انہی آریہ جماعتوں سے کام لینا شروع کر دیا۔

دوسرا فائدہ آریہ سماج نے یہ اٹھایا کہ رسالہ داعی اسلام کو ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کے بھڑکانے اور مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنے کا ایک ذریعہ بنا لیا۔

یہ دونو نتائج بظاہر خوفناک ہیں اور میں محسوس کرتا ہوں کہ میری نیک نیتی کا نتیجہ بالکل برعکس اور الٹا نکلا۔

مگر اب افسوس کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ تیر کمان سے نکل کر واپس نہیں آیا کرتا۔ اب تو مجکو اور سب مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس رسالہ کو اور اسکی تجاویز کو مسلمانوں کے لئے کیونکر مفید بنایا جا سکتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ مسئلہ خلافت اور سوراجی جذبہ اتحاد کے سبب ان مسلمانوں نے دانستہ کہ طرف توجہ نہیں کی جو اسلام اور قومیت کا صحیح احساس رکھتی تھی۔ لہذا جن مسلمانوں نے اس رسالہ کو بڑھا وہ قوم کے درد سے اور طریق عمل سے آگاہ نہ تھے اور جو آگاہ تھے انھوں نے اس رسالہ کی طرف اتحاد شکنی کے خیال سے توجہ نہ کی یہی وجہ ہے کہ رسالہ کی تجاویز کا اچھا نتیجہ نہ نکلا اور آریہ سماج نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ کیونکہ اسکو ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت نہ تھی

اور کوئی بہانہ ڈھونڈ رہی بھی کچھ حرج نہیں اس تیسری اشاعت کے وقت باوجود
ناکامی کے میری ہمت زندہ ہے اور میں اب کے ضرور اس رسالہ کی تجاویز کا اچھا نتیجہ
دیکھوں گا۔ کیونکہ دس ہزار غریب مسلمانوں میں عمل کا جوش پیدا ہو گیا ہے اور وہ
میری ان تجاویز پر عمل کر رہے ہیں جو اس رسالہ میں درج ہیں۔ اور ان تجاویز
کے علاوہ بھی میرے بتائے ہوئے پروگرام پر عمل کیا جاتا ہے یہ دس ہزار آدمی
زیادہ تر میرے ہی طریق کار اور میری ہدایات پر عمل کرتے ہیں ان کا کام اگرچہ
بہت مختصر ہے۔ اور وہ سوائے سو دو سو آدمیوں کے صرف چند منٹ ہی اس کام
میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر بھی ان کے احساس عمل میں ترقی ہو رہی ہے۔ گویا دس
ہزار آدمیوں میں صرف سو دو سو آدمی پورا وقت خرچ کرتے ہیں باقی ہزاروں
محض معمولی توجہ کر سکتے ہیں۔ میں اس معمولی توجہ کو بھی آگے بڑھ کر غیر معمولی دیکھنے کا
یقین رکھتا ہوں۔ اور ایک سال کے اندر مجھکو بڑے بڑے نتائج کے ظاہر ہونے
کی امید ہے۔

میں نے اس عرصہ میں جو کچھ کام کیا ہے وہ تبلیغی اشتہارات تبلیغی ٹریکٹ۔
تبلیغی کتابوں کی صورت میں ہے جو لاگت کی قیمت پر دیے جاتے ہیں جو
مسلمان اس رسالہ کو پڑھ لینے کے بعد عمل کی طرف متوجہ ہوں ان کو لازم ہے کہ بقیہ تمام
لٹریچر دفتر حلقہ مشائخ دہلی سے قیمت سے منگائیں جو دو تین روپیہ میں سب کا سب
آجائے گا۔

ان کو یہ بھی چاہیے کہ آریہ پروپگنڈہ سے دل برداشتہ نہوں آریہ جس قدر میری
اور میرے اس رسالہ کی اور دیگر اشتہارات کی برائیاں کریں گے اور ہندو آریہ جماعتوں کو
میرے خلاف بھڑکائینگے اسی قدر میرے جوش و استقلال میں ترقی ہوگی اور میرے رفیق مستعدی کے ساتھ
اپنے کام کو ترقی دینگے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں میری اور میرے سب رفیقوں کی مدد کرے آمین